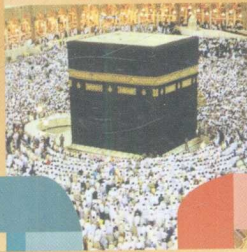


إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

اسلام ایک نظر میں

www.kitabosunnat.com



مصنفی تعاون

حاجی طارق محمود چوہدری

پیشین ریاضہ مطبعہ قادیان

و پیشین شعبہ خدمت نفع مرکزی جمعیت اہل سنت ضلع لاہور

تالیف
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

ایضاً ایف ڈی قلم شعبہ علوم اسلامیہ انجمن ترقی و ترویج لاہور

شعبہ طبع و تالیف، مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

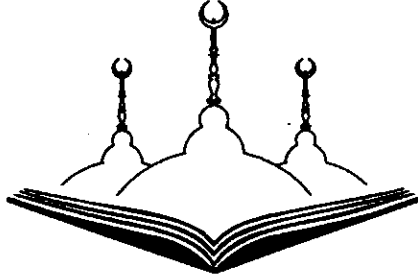
PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

اسلام ایک نظر میں



تالیف
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
الہی ریسرچ ڈیسک، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ ترکہ یونیورسٹی، لاہور

www.KitaboSunnat.com



شعبہ طبع و تالیف مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور
106 راوی روڈ لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب

اسلام ایک نظریں

مؤلف _____ ڈاکٹر طاہر محمد شہباز حسین

اشاعت _____ جولائی ۲۰۱۶ ع

صفحات _____ ۹۶

مطبع

ٹوبان نعمان پرنٹنگ پریس، لاہور

0300-8661763

ملنے کے پتے

مرکزی جمعیت اہل حلیہ ضلع لاہور 106 راوی روڈ لاہور

مکمل شہ اسلام

0300-8661763 • 0321-8661763

www.facebook.com/maktabaislamia1

maktabaislamiaapk@gmail.com

www.maktabaislamiaapk.com

www.maktabaislamiaapk.blogspot.com

ہادیہ علیہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

042-37244973 - 37232369

بالقابل شیل پٹرول پمپ کوٹوالی روڈ، فیصل آباد

041-2631204 - 2641204

فہرست مضامین

9	پیش لفظ
11	مقدمہ
13	باب 1 عقائد و عبادت
13	ارکان ایمان
13	اللہ پر ایمان
14	فرشتوں پر ایمان
14	آسمانی کتابوں پر ایمان
14	رسولوں پر ایمان
15	یوم آخرت پر ایمان
15	تقدیر پر ایمان
16	ارکان اسلام
16	فہمادین کا اقرار
16	نماز
17	زکوٰۃ
18	حج بیت اللہ
18	صوم رمضان
19	صحابہ و اہل بیت علیہم السلام
21	اولیائے کرام اور ان کی کرامات
22	ائمہ دین اور محدثین کرام
23	مسلمانوں کے حکام

- 24 نماز جمعہ ♦
- 24 نماز عیدین ♦
- 25 قربانی اور عقیقہ ♦
- 26 نماز کسوف اور خسوف ♦
- 26 نماز استسقاء ♦
- 27 مسلمان میت کی نماز جنازہ ♦
- 29 نماز تطوع (وتر اور سنن و نوافل) ♦
- 30 نماز تسبیح ♦
- 31 نماز استسارہ ♦
- 32 سجدہ شکر ♦
- 32 سجدہ تلاوت ♦

باب 2 آداب اور حقوق و فرائض

- 33 اللہ تعالیٰ کا ادب ♦
- 34 قرآن مجید کا ادب ♦
- 35 رسول اللہ ﷺ کا ادب ♦
- 36 اصلاح نفس ♦
- 38 مسلمانوں کے حقوق ♦
- 41 کافروں کے حقوق ♦
- 42 والدین کے حقوق ♦
- 43 اولاد کے حقوق ♦
- 44 خاوند اور بیوی کے حقوق ♦
- 46 عورتوں کے حقوق ♦
- 47 رشتے داروں کے حقوق ♦
- 48 ہمسائیوں کے حقوق ♦

49	مہمانوں کے حقوق
50	یتیموں کے حقوق
51	غریب و مساکین اور کمزوروں کے حقوق
52	علماء کے حقوق
53	رعایا کے حقوق
53	قیدیوں کے حقوق
54	جانوروں کے حقوق
54	کھانے پینے کے آداب
56	لباس کے آداب
58	خصائل فطرت کے آداب
58	مجلس کے آداب
59	سفر کے آداب
61	سونے کے آداب

باب 3 جہاد فی سبیل اللہ

64	بیع و تجارت
65	سود
67	شراکت
67	مضاربت
67	مساقات
67	مزارعت
68	اجارہ
68	جعلہ
68	حوالہ
68	کفالہ

68	♦ خنات
69	♦ وکالہ
69	♦ رہن
69	♦ صلح
70	♦ غیر آباد زمین کو آباد کرنا
70	♦ ضرورت سے زائد پانی
70	♦ چراگاہ
70	♦ قرض
71	♦ ودیعت و امانت
71	♦ عاریت
71	♦ غصب
71	♦ لقطہ
72	♦ لقیطہ
72	♦ حجر (مالی تصرفات روکنا)
72	♦ مفلس
72	♦ وصیت
73	♦ وقف
73	♦ ہبہ (ہدیہ)
74	♦ عمری
74	♦ رقبی
74	♦ وراثت
75	♦ قسم
75	♦ نذر
76	♦ ذبح و نحر
76	♦ شکار

77	♦	ماکولات و مشروبات
78	♦	جنایات
79	♦	دیت
80	♦	حدود تعزیرات
80	♦	حد سرقت
80	♦	حد زنا
81	♦	حد قذف
81	♦	حد غمر
81	♦	حد محاربت
82	♦	باغیوں کے احکام
82	♦	حد ارتداد
83	♦	جادوگر
83	♦	تعزیرات
83	♦	قضا
84	♦	کواہی
84	♦	اقرار
84	♦	ولاء
85	♦	نکاح
86	♦	طلاق
86	♦	خلع
86	♦	ایلاء
86	♦	ظہار
87	♦	لعان
87	♦	عدت
88	♦	سوگ

88 حضانہ ♦

89 باب 4 اچھے اخلاق ♦

89 صبر ♦

89 توکل ♦

89 ایثار ♦

90 عدل ♦

90 اعتدال ♦

90 شفقت و رحمت ♦

90 شرم و حیا ♦

90 احسان و بھلائی ♦

90 سچائی ♦

91 سخاوت ♦

91 عاجزی و انکساری ♦

91 ظلم ♦

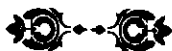
91 حسد ♦

92 دھوکا بازی ♦

92 ریا کاری ♦

92 خود پسندی اور غرور ♦

92 سستی اور کاہلی ♦



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اسلام، دینِ ہدیٰ بھی اور دینِ فطرت بھی، یہ کائنات کے پیدا کرنے والے نے اپنے بندوں کے فائدے اور ان کی زندگیوں کو آسان بنانے کے لیے (آسان انداز میں) اپنی طرف سے نازل کیا۔ خالق کائنات سے بڑھ کر انسان کی ضرورت، فطرت اور نفسیات کو کون جان سکتا ہے، وہی جانتا تھا کہ کس نظامِ حیات میں انسان صحیح طرح رچ بس سکتا اور کامرانیوں سے ہمکنار ہو سکتا ہے، چنانچہ اُس نے ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرنے والا دین نازل کیا اور اپنے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے دین کی تکمیل و اتمام کر کے دین کو خوب سنوارا، نکھارا اور عملی شکل میں واضح کیا۔ جب تک دین اسلام اپنی اصل شکل و ہیئت میں رہا یعنی اس میں انسان اختراعات شامل نہ ہوئیں دین بالکل آسان اور عام فہم رہا، اور جوں جوں اس میں انسانی اختراعات کی ملاوٹ ہوتی گئی یہ مشکل سے مشکل تر بنتا چلا گیا۔ اسلام کی آسانی اور عام فہم ہونے کی اس سے بڑھ کر دلیل کیا ہو سکتی ہے کہ رسولِ برحق نے اس کو عرب معاشرے کے عام افراد کے سامنے اس کو پیش کیا اور اُن بادیہ نشینوں اور عام تعلیم سے بے گانہ لوگوں نے چند سالوں ہی میں نہ صرف اس کو مکمل اختیار کر لیا، بلکہ دین اسلام سے مزین زندگیوں کے ذریعے، ساری دنیا کے سامنے بہترین عملی نمونہ پیش کر کے بتا دیا کہ تہذیب و تمدن اپنی معراج حاصل کرنا چاہیے اور متمدن انسان، مسجود ملائک اور احسن تقویم بننا چاہے تو اسلام سے بڑھ کر کوئی نظامِ حیات نہیں۔

الحمد للہ، ثم الحمد للہ! اسلام نہایت آسان دین ہے۔ اسے بعض ”مہم جو“ عناصر نے مشکل بنا دیا ہے۔ قابلِ تحسین ہیں ہمارے فاضل نوجوان پروفیسر ڈاکٹر شہباز حسن صاحب کہ جنہوں نے اسلام جیسے دینِ فطرت کو آسان تر انداز میں اختصار کے ساتھ ایک دینِ حیات

اور نظام زندگی کے طور پر کتابی شکل میں ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ زیر نظر کتاب میں فاضل مصنف نے صحیح معنوں میں دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ انھوں نے اس مختصر سی کتاب میں زندگی کے تقریباً تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔ متعلقہ عنوان پر چند سطریں لکھ کر مفہوم کو واضح کیا اور اس عنوان پر قرآن و احادیث پر مبنی مزید حوالہ جات بھی دے دیے۔ گویا یہ کتاب ایک عام قاری سے لے کر علماء تک کے لیے مفید ہی نہیں بلکہ اُن کی ضرورت بن گئی ہے۔

ڈاکٹر شہباز حسن نوجوانی کے باوجود ہمارے جلیل القدر علماء کرام میں ایک قابل قدر اضافہ ہیں، انھوں نے دل جمعی کے ساتھ تحقیق و تدقیق سے تعلق قائم کر کے تھوڑے ہی عرصے میں اپنی علمی شناخت قائم کر لی ہے۔ وہ اپنے اخلاص کی بدولت دلوں میں جگہ حاصل کرتے جا رہے ہیں۔ جس خوبی سے ڈاکٹر شہباز حسن نے اپنے معاشرہ و ماحول کو مد نظر رکھا ہے اور عام فہم اسلوب اختیار کیا اس پر وہ حقیقتاً داد کے مستحق ہیں۔

میں اس خوب تر کتاب کی اشاعت پر مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور بالخصوص قاری عبد المتین اصغر (امیر)، حکیم عبد اللطیف مدنی (ناظم) (جو بذاتِ خود علم و دستِ حضرات ہیں) اور ان کے احباب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلہ اشاعت کو مزید اچھی کتب کی طباعت کے ساتھ جاری و ساری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین

والسلام

رانا محمد شفیق خان پسروری

۲۰۱۶ء۔ ۶۔ ۲۳



مقدمہ

اسلام دین رحمت ہے اور پوری انسانیت کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی قابل قبول دین ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۝﴾^①

اسلام کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ ۝﴾^②

”اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو رحمتہ للعالمین ﷺ پر مکمل کیا ہے اور مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جائیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمْ الْبَيِّنَاتُ فَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝﴾^③

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ پھر اگر اس کے بعد پھسل جاؤ کہ تمہارے پاس واضح دلیلیں آ چکیں تو جان لو کہ بے شک اللہ

② ال عمران: ۸۵/۳

① ال عمران: ۱۹/۳

③ البقرة: ۲۰۸/۲، ۲۰۹

بھرپور غالب، کمال حکمت والا ہے۔“
 اسلام عقائد، عبادات، حقوق و فرائض، آداب، معاملات اور اخلاقیات کے مجموعے کا نام ہے۔ یہ مکمل ضابطہ حیات ہے۔
 اسلام کا بنیادی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض عین ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.^①
 ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

اس فرض کی تکمیل کے لیے یہ مختصر کتاب ایک اہم قدم ہے۔ جو شخص بھی اس کتاب کا مطالعہ کرے گا اسے اندازہ ہوگا کہ اس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلق قرآن و حدیث کی تعلیمات کو مس کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس کتاب کی ترتیب میں دیگر مصادر و مراجع کو بالعموم اور منہاج المسلم از فضیلۃ الشیخ ابوبکر جابر الجزائری کو بالخصوص مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس کتاب کو جامع بنانے کے لیے قارئین کرام اپنی آراء پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس تالیف کو راقم الحروف اور جملہ معاونین کے لیے صدقہ بنائے۔

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ



① ابن ماجہ : ۲۲۴.

عقائد و عبادت

اسلام میں عقائد اور عبادت کو اساسی اہمیت حاصل ہے۔

ارکانِ ایمان

اسلام کے پانچ جب کہ ایمان کے چھ ارکان ہیں۔ ارکانِ ایمان کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آپ اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائیں۔^①

اللہ پر ایمان

اللہ تعالیٰ موجود ہے اور ہر چیز کا خالق و مالک ہے، وہ عظمت و جلال والا ہے، سورۃ الاخلاص میں بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔ انسانی فطرت و سلیم اس کی ربوبیت کی شہادت دیتی ہے۔ ہر نقص اور عیب سے پاک ہے، وہ اپنی ذات و صفات میں بے مثال ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝﴾^②

”اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔“

وہی اکیلا معبود ہے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔^③ اللہ تعالیٰ کے نام بے شمار ہیں، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت اور اسماء و الصفات پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات یا اپنے نیک اعمال کا وسیلہ اختیار کیا جاسکتا ہے، یا کسی دوسرے زندہ شخص سے دعا کروائی جاسکتی ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں اور رسول اللہ ﷺ نے خالق کائنات کے بارے میں بیان کیا ہے اس پر ایمان لانا ضروری

② الشوری: ۱۱/۴۲۔

③ مسلم: ۸۔

④ دیکھیے الحشر: ۲۲ - ۲۴۔

ہے۔ صفات کی تاویل نہیں کرنی چاہیے، مثلاً فرمایا:

﴿الْوَحْنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ ❶

”وہ بے حد رحم والا عرش پر بلند ہوا۔“

اس پر ایمان لانا لازم ہے مگر استواء علی العرش کی کیفیت کا ہمیں علم نہیں۔

فرشتوں پر ایمان

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا ہے، ان کی تخلیق انسانوں سے پہلے کی گئی تھی، اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندے ہیں، وہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے، ان میں سے زیادہ مشہور حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت اور کراما کا تین ہیں۔

آسمانی کتابوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کتابیں نازل کیں، ان میں سے چار کتب زیادہ اہم ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل جبکہ حضرت محمد ﷺ پر قرآن کریم کو نازل کیا گیا۔

صحفِ ابراہیم علیہ السلام اور صحفِ موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ بھی قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ ❷

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور وحی ہے، اس کے ذریعے سے سابقہ کتب ساویہ کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اب آسمانی کتابوں میں سے قرآن ہی تاقیامت کتاب ہدایت ہے۔ پہلی کتابوں کو لوگوں نے تبدیل کر دیا ہے مگر قرآن کریم محفوظ ہے، اس لیے کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔

رسولوں پر ایمان

انبیاء و رسل ﷺ کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام اپنے بندوں تک پہنچایا،

سب پیغمبر انسانوں میں سے مبعوث کیے گئے۔ ان میں سے بعض کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اور بعض کا تذکرہ نہیں کیا، ان میں کچھ کے نام بھی قرآن و حدیث میں بیان ہوئے ہیں جیسے حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت محمد و دیگر انبیاء و رسل علیہم السلام، کسی بھی پیغمبر نے اللہ تعالیٰ کا پیغام بندوں تک پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی نبوت و رسالت عالمگیر ہے۔^①

اب مسلم و مومن ہونے کے لیے آپ ﷺ پر ایمان لانا لازم ہے۔

یوم آخرت پر ایمان

ہر شخص کی اس عارضی زندگی کے اختتام پر اخروی زندگی ہے، تمام لوگوں کو زندہ کر کے ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا اور انھیں ان کے اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔ سورۃ الزمر، الحاقۃ، الزلزال اور بعض دیگر سورتوں میں آخرت کے مناظر پیش کیے گئے ہیں۔ قیامت کے ظہور سے پہلے اس کی علامات ظاہر ہوں جن کا تذکرہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں کیا گیا ہے۔^②

قبر میں ہر شخص سے رب، نبی اور دین کے بارے میں سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد اور قبروں سے جی اٹھنے سے پہلے کی قبر والی زندگی کی اسائش اور عذاب کا ثبوت قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ سولہ آیات قرآنی اور سینکڑوں احادیث میں عذاب و ثواب قبر کا صراحت سے تذکرہ کیا گیا ہے۔^③

تقدیر پر ایمان

کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور ہر چیز پر اس کی تقدیر جاری ہے،

① الانبیاء ۱۰۷؛ الفرقان: ۱؛ الاعراف: ۱۵۸؛ مسلم: ۵۲۳۔

② دیکھیے سورۃ محمد، القمر، العنکبوت؛ مسلم: ۲۹۰۱۔

③ دیکھیے: الانعام: ۹۳؛ الانفال: ۵۰، ۵۱؛ التوبة: ۱۰۱؛ المؤمن: ۴۶؛ بخاری:

۱۳۷۴، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹؛ مسلم: ۲۸۶۶، ۲۸۷۰۔

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اسے حکم دیا: لکھ۔ قلم نے کہا: کیا لکھوں؟ فرمایا: قیامت تک آنے والی تمام چیزوں کی تقدیریں لکھ۔^①

قرآن مجید میں بھی تقدیر کا بہت سے مقامات پر تذکرہ کیا گیا ہے۔^②

البتہ یہ واضح رہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے مجبور محض پیدا نہیں کیا، وہ جو بھی عمل کرتا ہے اپنے ارادہ و اختیار سے کرتا ہے۔ اسی اختیار کے غلط یا صحیح استعمال کرنے کی بنا پر عذاب یا ثواب ہوگا۔

ارکان اسلام

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔^③

شہادتین کا اقرار

ارکان اسلام میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور رسالت محمدی کا اقرار ہے۔ عبادت کی جملہ اقسام اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جو شخص باتوں کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں اگرچہ وہ دیگر انبیاء پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتا ہو۔ بعثت محمدی کے بعد تمام شرائع منسوخ کر دی گئی ہیں۔

نماز

نماز دین کا ستون ہے۔^④ ہر شریعت میں نماز کا حکم دیا گیا ہے۔^⑤ جب بچہ سات

① ابوداؤد: ۴۷۰۰۔

② دیکھیے: الانعام: ۵۹؛ التوبة: ۵۱؛ الحجر: ۲۱؛ الاسراء: ۱۳؛ الانبياء: ۱۰۱؛ القمر: ۴۹؛ الحديد: ۲۲؛ التغابن: ۱۱؛ التکویر: ۲۹۔

③ بخاری: ۸؛ مسلم: ۱۶۔ ④ ترمذی: ۲۶۱۶۔

⑤ دیکھیے: ابراہیم: ۴۰؛ مریم: ۳۱، ۵۵؛ طہ: ۱۳۲؛ لقمن: ۱۷۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سال کا ہو جائے تو اسے نماز کی تلقین کی جائے، اگر وہ دس سال کا ہو کر بھی نماز نہ پڑھے تو اسے سزا دی جائے۔^①

نماز چھوڑنا کفر ہے۔^②

نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تاکہ لوگ اکٹھے ہو کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں اور جماعت کے لیے اقامت کہی جاتی ہے۔

سفر میں نماز کو قصر کر کے پڑھا جاتا ہے یعنی چار رکعتوں والی نماز دو رکعت پڑھی جاتی ہے، البتہ فجر اور مغرب میں قصر نہیں۔ نماز وتر سفر میں بھی ادا کی جاتی ہے۔ نماز جنگ کے دوران اور بیماری میں بھی معاف نہیں البتہ کچھ سہولیات دی گئی ہیں۔

نوٹ:..... واضح رہے کہ نماز کے لیے پاک اور با وضو ہونا ضروری ہے۔ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔^③ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ط﴾^④

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھولو)۔“

جب کوئی شخص نماز کے لیے وضو کرتا ہے تو اعضائے وضو سے صادر ہونے والے گناہ دھل جاتے ہیں۔^⑤ پانی نہ ملے تو تیمم کر لیا جائے جو غسل اور وضو دونوں کا قائم مقام ہوتا ہے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ بھی اسلام کا رکن ہے۔ جن لوگوں نے زکوٰۃ سے انکار کیا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کے خلاف قتال کیا۔

② ترمذی: ۲۶۱۸، ۲۶۲۱.

① ابوداؤد: ۴۹۹، ۴۹۵.

④ المائدة: ۶/۵.

③ بخاری: ۱۳۵.

⑤ مسلم: ۲۴۴.

قرآن وحدیث میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔^① سونے، چاندی، نقدی اور اموال تجارت کی زکوٰۃ اڑھائی فیصد ہے۔ حیوانات پر بھی زکوٰۃ مقرر کی گئی ہے، اسی طرح زرعی پیداوار سے بھی زکوٰۃ وعشر کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف قرآن مجید میں بیان کیے گئے ہیں:

”صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے اور ان پر مقرر عاملوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہے اور گردنیں چھڑانے میں اور تاوان بھرنے والوں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافر میں (خرچ کرنے کے لیے ہیں)۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔“^②

حج بیت اللہ

ہر صاحب استطاعت مسلمان پر بیت اللہ کا حج کرنا (زندگی میں ایک بار) فرض ہے۔ غیر مقامی عورت کے لیے سفر حج میں اس کے خاوند یا کسی محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ حج کرنے والے کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔^③

نیت، احرام، تلبیہ، بیت اللہ کا طواف، صفا و مروہ کی سعی، قربانی، حلق یا قصر، ری جرات، وقوف عرفات اور قیام مشعر الحرام حج کے ارکان ہیں۔ جو شخص جسانی معذوری کی وجہ سے حج نہ کر سکتا ہو وہ حج بدل کر سکتا ہے۔^④

نوٹ:..... حج کا وقت مخصوص ہے جبکہ عمرہ سال میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔

صوم رمضان

ہر صحت مند مقیم مسلمان پر رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں، روزہ رکھنے سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ روزہ پہلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔

① دیکھیے: التوبہ: ۳۴، ۳۵؛ بخاری: ۱۴۰۳. ② التوبہ: ۶۰/۹.

③ بخاری: ۱۵۲۱؛ مسلم: ۱۲۱، ۱۳۵۰. ④ ابوداؤد: ۱۸۱۱.

روزے کا اجر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔^①

روزے کو ڈھال قرار دیا گیا ہے۔^②

رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا جاتا ہے، اسی عشرے میں لیلة القدر آتی ہے جو ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔ یہ اس عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے۔

واضح رہے کہ کسی بھی عمل کے لیے حسن نیت کا ہونا ضروری ہے۔ قبولیت عمل کے لیے عمل کے درست ہونے کے ساتھ نیت کا درست ہونا (اخلاص) بھی لازمی ہے۔ کیونکہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔^③ نیت دل کے ارادے کو کہا جاتا ہے۔

صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر مسلمان نبی کریم ﷺ کے صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت کرے، ہمارا ایمان ہے کہ صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم دیگر تمام مسلمانوں سے افضل ہیں، چنانچہ ان کی عظمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالشَّيْقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾^④

”اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ہمیشہ۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔“

② بخاری: ۱۹۰۴؛ مسلم: ۱۱۵۱۔

④ التوبة: ۱۰۰/۹۔

① مسلم: ۱۱۵۱۔

③ بخاری: ۱؛ مسلم: ۱۹۰۷۔

تمام مہاجرین و انصار فضیلت والے ہیں، تاہم خلفائے راشدین حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سب سے افضل ہیں۔ پھر عشرہ مبشرہ کو فوقیت حاصل ہے۔ جن میں چاروں خلفائے راشدین، حضرت طلحہ، زبیر بن عوام، سعد، سعید، ابوعبیدہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ پھر بدری صحابہ کا درجہ ہے اور ان کے بعد عشرہ مبشرہ کے علاوہ جنت کی خوشخبری پانے والے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا درجہ ہے، مثلاً حضرت فاطمہ، حسن، حسین، ثابت بن قیس، عکاشہ بن محسن اور بلال بن رباح رضی اللہ عنہم۔ بیعت رضوان میں شریک چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی بلند مقام حاصل ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾^①

”بلاشبہ یقیناً اللہ ایمان والوں سے راضی ہو گیا، جب وہ اس درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے، تو اس نے جان لیا جو ان کے دلوں میں تھا، پس ان پر سکنت نازل کر دی اور انھیں بدلے میں ایک قریب فتح عطا کی۔“ یہ بھی واضح رہے کہ بعض صحابہ و اہل بیت کو کئی کئی فضیلتیں حاصل ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی عزت و احترام کرنا مومن کے ایمان کا حصہ ہے، وہ امہات المؤمنین ہیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّتِي أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَلْسِنَةٍ أَرْوَاهُ أَهْلُهُمْ﴾^②

”یہ نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھنے والا ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔“

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

خدیجہ بنت خویلد، عائشہ بنت ابوبکر، سودہ بنت زمعہ، ام المساکین زینب بنت خزیمہ، ام سلمہ، زینب بنت جحش، ام حبیبہ بنت ابوسفیان، حفصہ بنت عمر، میمونہ بنت حارث، صفیہ بنت

جی، جویریہ اور کنیز ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا۔ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے تین بیٹے قاسم، طاہر اور طیب رضی اللہ عنہم اور چار بیٹیاں زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن پیدا ہوئیں۔ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا سے ایک بیٹا ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ سب بیٹے بچپن میں ہی انتقال کر گئے۔ رضی اللہ عنہم

اولیائے کرام اور ان کی کرامات

ایمان و تقویٰ کی صفت سے متصف لوگ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان صفات سے بدرجہ اولیٰ متصف تھے) اولیاء اللہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۚ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝﴾^①

”سن لو! بے شک اللہ کے دوست، ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور بچا کرتے تھے۔ انھی کے لیے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتوں کے لیے کوئی تہدیلی نہیں، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے بعض اوقات جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں اس کی توفیق سے خرق عادت امور کا وقوع ہوتا ہے، حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو محراب میں رزق ملنا، ان کے لیے چشمے کا جاری ہونا اور انھیں تروتازہ کھجوریں مہیا ہونا نیز اصحاب کہف کو صدیوں تک سلائے رکھنا کرامات کی مثالیں ہیں۔^②

بہت چھوٹے دودھ پیتے اور نومولود بچوں کا کلام کرنا بھی کرامت ہے۔^③

غار والوں کی کرامت تھی کہ اللہ نے ان کی دعا قبول کر کے انھیں مصیبت سے رہائی دی۔^④

① یونس : ۱۰ / ۶۲ - ۶۴ .

② آل عمران : ۳۷ / ۳ ، مریم ، الکہف .

③ بخاری : ۱۲۰۶ ، ۳۴۳۶ ؛ مسلم : ۲۵۵۰ . ④ بخاری : ۳۴۶۵ ؛ مسلم : ۲۷۴۳ .

ان کے علاوہ بھی بہت سے واقعات ہیں۔^①

ان کے برعکس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے ذکر سے منہ موڑتے ہیں، شیاطین کی باتوں کو مانتے اور ان کی پیروی کرتے ہیں، شیاطین کی مدد سے جادو کے ذریعے شعبہ بازی کرتے ہیں وہ شیطان کے ولی (دوست) ہیں۔

ائمہ دین اور محدثین کرام

اللہ تعالیٰ کا دین امت کے ائمہ و محدثین کے ذریعے لوگوں تک منتقل ہوتا رہا، خیر القرون کے علمائے امت اور اہل ایمان کا مقام بہت بلند ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر میرا دور ہے، پھر ان لوگوں کا جو اس دور کے بعد ہوں گے اور پھر ان کا جو اس کے بعد ہوں گے۔^②

ہمیں چاہیے کہ جو مومنین ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں اور ان کے بارے میں کسی قسم کا کینہ نہ رکھیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝﴾^③

”اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دیجیے جنہوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہلے کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھنا جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً آپ بے حد شفقت کرنے والے، نہایت رحم والے ہیں۔“

① دیکھیے: بخاری: ۳۹۸۹؛ مسلم: ۳۰۰۵.

② بخاری: ۶۴۲۹؛ مسلم: ۲۵۳۳. ③ الحشر: ۵۹/۱۰.

البتہ ائمہ دین کی جو رائے قرآن مجید، حدیث رسول ﷺ اور قول صحابہ رضی اللہ عنہم کے مخالف ہوگی اسے ترک کر دیا جائے گا۔ ہمیں چاہیے کہ سلف صالحین کے مجموعی فہم کے مطابق کتاب و سنت کی پیروی کریں۔ اگر کسی امام سے اجتہادی خطا سرزد ہوئی ہو تو اس خطا پر عمل نہ کیا جائے۔ ائمہ دین کا بھی یہی کہنا تھا کہ جب حدیث آجائے تو ہمارا قول ترک کر دو۔

مسلمانوں کے حکام

مسلمان کے لیے لازم ہے کہ حکام وقت کا احترام کرے اور جائز کاموں میں ان کی اطاعت کرے اور نظم و ضبط میں ان کا ساتھ دے، ان کے خلاف بغاوت نہ کرے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

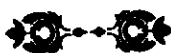
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ﴾^①

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ان کا بھی جو تم میں سے حکم دینے والے ہیں۔“

ائمۃ المسلمین کی خیر خواہی کرنی چاہیے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے۔^②

البتہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت کرنا جائز نہیں۔^③

مسلم سربراہ خلیفہ یا سلطان کے ساتھ مل کر جہاد کیا جائے، ان کی اقتدا میں نماز ادا کی جائے، البتہ اگر وہ صریح کفر کا مرتکب ہو تو اس کی اطاعت واجب نہیں۔



② مسلم: ۵۵.

① النساء: ۵۹/۴.

③ مسلم: ۱۸۴۰.

نماز جمعہ

جمعہ ہفتے کا سب سے افضل دن ہے۔^①

ہر متیم، صحت مند مرد مسلمان پر جمعے کی نماز فرض ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۗ﴾^②

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔“

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آجائیں یا پھر اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا، پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔^③

جمعہ ظاہر ہے صرف نماز کا نام نہیں بلکہ دو خطبے بھی جمعے کا حصہ ہیں۔

جمعہ کے دن غسل کریں، خوشبو لگائیں، اچھا لباس پہنیں، جمعہ کو سورۃ الکہف کی تلاوت کریں، کثرت سے نبی ﷺ پر درود پڑھیں اور دعا مانگیں۔

نماز عیدین

نماز عیدین سنت مؤکدہ ہے، نبی کریم ﷺ نے عیدین کی نماز کی ادائیگی پر ہمیشگی کی ہے اور اس کی ادائیگی کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ عورتوں اور بچوں کو بھی کہہ دیا کہ وہ بھی نماز عیدین کے لیے عید گاہ پہنچیں۔^④

نماز عید کے لیے جاتے وقت تکبیرات کہی جائیں، ایام تفریق میں فرض نمازوں کے

② الجمعة: ۹/۶۲.

① مسلم: ۸۵۴.

④ بخاری: ۹۷۴.

③ مسلم: ۸۶۵.

بعد بھی تکبیرات کہی جائیں۔^①

عید الفطر کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے کچھ کھا کر اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد کھایا جائے۔^②

نماز عید کے لیے جانے اور آنے کا راستہ تبدیل کیا جائے (جس قدر ممکن ہو)۔^③

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد ان الفاظ سے دیتے تھے:

تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكَ۔^④

”اللہ ہم سے اور آپ سے قبول کریں۔“

جو شخص نماز عید میں شریک نہ ہو سکے وہ چار رکعت پڑھ لے اور جو شخص امام کے ساتھ

نماز میں شامل ہو جائے، خواہ تشہد میں ہی ہو تو وہ امام کے سلام کے بعد دو رکعت پڑھ لے۔^⑤

قربانی اور عقیقہ

ہر صاحب استطاعت کے لیے قربانی سنت مؤکدہ ہے۔ جانور واضح عیوب سے پاک

ہونا چاہیے۔ ایک گائے کی قربانی میں سات اور اونٹ میں زیادہ سے زیادہ دس لوگ شریک ہو سکتے ہیں۔

عقیقہ کا جانور بھی نقائص سے پاک ہونا چاہیے البتہ اس کے لیے جانور کا دونتا ہونا

ضروری نہیں۔ بچے کی طرف سے دو جانور اور بچی کی طرف سے ایک جانور قربان کیا جائے۔

ارشاد نبوی ہے کہ ہر بچہ عقیقہ کے ساتھ گروی ہے، ساتویں دن اس کی طرف سے جانور

ذبح کیا جائے، اس کا نام رکھا جائے اور سر کے بال تراشے جائیں۔^⑥

① ابن ابی شیبہ: ۵۶۴۹، ۵۶۵۲۔ ② ترمذی: ۵۴۲۔

③ بخاری: ۹۸۶۔ ④ فتح البای: ۴۴۶/۲۔

⑤ ابن ابی شیبہ: ۵۷۹۸، ۵۷۹۹۔

⑥ ابوداؤد: ۲۸۳۸؛ نسائی: ۴۲۲۴؛ ترمذی: ۱۵۲۲۔

نمازِ کسوف اور خسوف

سورج گرہن کے وقت جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے صلاۃ الکسوف جبکہ چاند گرہن کے وقت پڑھی جانے والی نماز کو صلاۃ الخسوف کہتے ہیں۔

سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں ان کے گرہن کے وقت نماز پڑھنے کا حکم ہے۔^① ارشاد نبوی ہے کہ جب تم یہ (سورج گرہن یا چاند گرہن) دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو، (جلد) نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔^②

نماز کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت میں دو دو رکوع اور دو دو قیام کیے جائیں، قراءت اور رکوع و سجود میں طوالت اختیار کی جائے۔ نماز کے بعد خطبہ دیا جائے۔^③

نماز کسوف و خسوف کے لیے اذان و اقامت تو نہیں البتہ الصلاۃ جامعۃ (نماز کے لیے جمع ہو جاؤ) کی آواز لگا کر لوگوں کو مسجد میں جمع کر لیا جائے۔

نمازِ استسقاء

پانی کے ذریعے سے ہر چیز کی زندگی ہے۔ پانی کی عدم دستیابی اور بارش نہ ہونے سے قحط سالی پیدا ہو جاتی ہے جس کا سبب رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان کیا: جو قوم اجناس کے ماپنے اور چیزوں کے وزن میں کمی کرتی ہے، انھیں قحط سالی، قلت خوراک اور بادشاہی جو رستم میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور جو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان سے بارش روک دی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوتے تو ان کے لیے بارش نہ ہوتی۔^④

اگر بارش نہ ہو تو اس کی رکاوٹ کے اسباب کو ختم کیا جائے اور کھلے میدان میں نماز استسقاء ادا کی جائے، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ بارش مانگنے کی دعا

① بخاری: ۱۰۴۴؛ مسلم: ۹۰۱۔

② بخاری: ۱۰۴۴۔

③ ابن ماجہ: ۴۰۱۹۔

④ ایضاً، مسلم: ۹۰۱۔

کے لیے باہر نکلے اور اذان و اقامت کے بغیر ہمیں دو رکعت پڑھائیں، پھر خطبہ پڑھا اور اللہ سے دعا کی اور ہاتھ اٹھاتے ہوئے قبلے کی طرف منہ کیا اور چادر اس طرح الٹی کہ دائیں طرف بائیں کندھے اور بائیں طرف دائیں کندھے پر تبدیل کر لی۔^①

مسلمان میت کی نماز جنازہ

نماز جنازہ مسلمان میت کی مغفرت کا ایک طریقہ ہے۔ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے میت کو قبلہ کی طرف رکھا جاتا ہے، امام مرد کے سامنے جبکہ عورت کی میت کے وسط کے سامنے کھڑا ہو، دل میں نماز جنازہ کی نیت کرنے کے بعد تکبیر کہہ کر ثنا، سورۃ الحمد اور ایک اور سورت یا کچھ آیات پڑھی جائیں، دوسری تکبیر کے بعد درود، تیسری کے بعد میت کے لیے دعائیں اور چوتھی کے بعد سلام پھیر دیا جائے۔ میت کے لیے دو دعائیں یہاں درج کی جاتی ہیں:

۱: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَّتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَخْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔^②

”اللہ! ہمارے زندے، ہمارے مردے، ہمارے حاضر، ہمارے غائب، ہمارے چھوٹے، ہمارے بڑے، ہمارے مرد اور ہماری عورتوں کو بخش دیجیے۔ اللہ! آپ ہم میں سے جسے زندہ رکھیں اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے موت دیں اسے ایمان پر موت دینا، اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کرنا اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔“

۲: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَكَ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ

① مسند احمد ۲/۳۲۶؛ ابن ماجہ: ۱۲۶۸۔ ② ابو داؤد: ۳۲۰۱؛ ترمذی: ۱۰۲۴۔

وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
وَأَعِزَّهُ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ ①

”اللہ! اسے بخش دیجیے، اس پر رحم کیجیے، اسے عافیت دیجیے، اسے معاف کر دیجیے اور اس کی مہمانی باعزت کیجیے اور اس کے داخل ہونے کی جگہ وسیع کر دیجیے اور اسے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دیجیے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دیجیے جس طرح آپ نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر، گھر والوں کے بدلے بہتر گھر والے اور رفیقہ حیات کے بدلے بہتر رفیقہ حیات عطا کریں اور اسے جنت میں داخل کیجیے اور اسے قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے پناہ دیجیے۔“

میت کو (قبرستان میں) دفنانے کے بعد اس کے لیے مغفرت اور مثبت قدمی کی دعا کی جائے۔ ②

میت کے لواحقین سے تعزیت کے وقت یہ الفاظ کہے جائیں۔
إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى ③

”اللہ ہی کا ہے جو اُس نے لیا اور اسی کا ہے جو اُس نے دیا اور اس کے پاس ہر چیز مقررہ وقت کے ساتھ ہے۔“

قبرستان میں جائیں تو اہل قبور کے لیے دعائیں کی جائیں، ایک دعا یہ ہے:
الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا
إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَفْذِينَ مِنَّا
وَالْمُسْتَأَخِرِينَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَاقِبَةَ ④

② ابوداؤد: ۳۲۲۱

① مسلم: ۹۶۳

③ بخاری: ۷۳۷۷؛ مسلم: ۹۲۳

④ مسلم: ۹۷۵؛ ابن ماجہ: ۱۵۴۷

”تم پر سلامتی ہو، مومنوں اور مسلمانوں کی بستی والو! اور ہم بھی ان شاء اللہ تمہیں ملنے والے ہیں، اور اللہ ہم میں سے پہلے آنے والوں اور بعد میں آنے والوں پر رحم کریں اور ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔“

نمازِ تطوع (وتر اور سنن و نوافل)

نمازِ وتر: وتر رات کی نماز ہے، نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر طلوعِ فجر سے پہلے پہلے پڑھی جاسکتی ہے، البتہ رات کے آخری حصے میں ادا کرنا افضل ہے۔^①

اگر کوئی شخص طلوعِ فجر سے پہلے بیدار نہ ہو سکا ہو تو صبح کی نماز سے پہلے ادا کر لے۔^②
وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری میں الکھف و ن اور تیسری میں الاخلاص کی تلاوت کی جائے۔^③

نماز کی فرض رکعات سے پہلے اور بعد میں اللہ کے رسول ﷺ کچھ نوافل ادا کرتے تھے جن کو سنن کہا جاتا ہے۔ فجر کے فرضوں سے پہلے دو رکعت، ظہر کے فرضوں سے پہلے چار یا دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت اور عشاء کے بعد بھی دو رکعت۔ عصر سے پہلے بھی چار رکعت پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔^④

مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھنے کی تلقین بھی نبی ﷺ نے کی ہے۔^⑤
یہ بھی واضح رہے کہ جن اوقات میں نماز پڑھنا منع نہیں ان میں جو شخص بھی نوافل کرنا چاہے کر سکتا ہے۔

نوافل اگر کبھی بلا عذر بیٹھ کر بھی پڑھ لیے جائیں تو جائز ہے۔ تاہم بلا عذر بیٹھ کر نوافل

① بخاری: ۹۹۰؛ مسلم: ۷۵۵.

② ابوداؤد: ۱۴۳۱؛ حاکم: ۳۰۳/۱-۳۰۴.

③ ابوداؤد: ۱۴۲۳؛ نسائی: ۱۷۳۰؛ ابن ماجہ: ۱۱۷۳.

④ ترمذی: ۴۳۰؛ ابن خزيمة: ۱۱۹۳.

⑤ بخاری: ۱۱۸۳.

ادا کرنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔^①

فرض نمازوں کی کمی کو نوافل سے پورا کیا جائے گا۔^②

جب مسجد میں داخل ہوں تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) ادا کریں۔^③

نبی کریم ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت ادا کرتے تھے۔^④

جب وضو کریں تو دو رکعت نماز (تحیۃ الوضوء) ادا کریں۔^⑤

نماز اشراق/چاشت/ضحیٰ نماز پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہو جاتے ہیں۔^⑥

جو مومن طلبِ ثواب کی نیت سے قیام رمضان کرتا ہے اس کے سابقہ تمام (صغیرہ)

گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں

گیارہ رکعات ادا کرتے تھے۔^⑦

جب شخص سے کوئی گناہ صادر ہو جائے وہ (توبہ کے لیے) دو رکعت ادا کر کے

اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔^⑧

جب مسلمان کو کوئی کام ہو تو وہ دو رکعت ادا کر کے اپنی ضرورت کے لیے سوال کرے تو

جلد پابدیر اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کر دیں گے۔^⑨

نماز تسبیح

نماز تسبیح چار رکعات ہے۔ ہر رکعت میں قراءت کے بعد پندرہ بار یہ ذکر پڑھا جائے:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

یہ تسبیحات رکوع میں دس بار، رکوع سے سر اٹھا کر دس بار، سجدہ میں دس بار، سجدہ سے

① مسلم: ۷۳۵؛ ابوداؤد: ۹۵۰؛ نسائی: ۶۶۰

② ابوداؤد: ۸۶۴؛ احمد ۲/۴۲۵.

③ بخاری: ۱۱۶۳؛ مسلم: ۷۱۴. ④ بخاری: ۴۴۱۸؛ مسلم: ۲۷۶۹.

⑤ مسلم: ۲۲۷. ⑥ ترمذی: ۴۷۵؛ ابوداؤد: ۱۲۸۹؛ احمد ۴/۱۵۳.

⑦ بخاری: ۳۷، ۱۱۴۷. ⑧ ترمذی: ۴۰۶.

⑨ احمد ۶/۴۴۳.

اٹھ کر دس بار، دوسرے سجدے میں دس بار اور جلسہ استراحت میں دس بار پڑھی جائیں۔^①
(ایک رکعت میں تسبیحات کی تعداد: ۱۵+۱۰+۱۰+۱۰+۱۰+۱۰+۱۰+۱۰+۱۰+۱۰=۷۵)
نماز تسبیح کو جماعت کے ساتھ پڑھنا ثابت نہیں۔

نماز استخارہ

کسی بھی جائز اختیاری کام میں استخارہ کیا جاسکتا ہے۔ دو رکعت ادا کرنے کے بعد درج ذیل دعا پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَانَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔^②

”اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کے ساتھ خیر کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی قدرت کے ساتھ طاقت کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے آپ کے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ آپ قدرت رکھتے ہیں اور میں قدرت نہیں رکھتا اور آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا اور آپ غیوں کو جاننے والے ہیں۔ اللہ! اگر آپ کے علم کے مطابق یہ کام (اپنے کام کا نام لیا جائے) میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے تو آپ اسے میری قسمت میں کر دیجیے اور اسے میرے لیے آسان کر دیجیے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دیجیے اور اگر آپ کے علم میں یہ کام میرے لیے میرے دین، میری

معاش اور میرے کام کے انجام میں برا ہے تو آپ اسے مجھے سے ہٹا دیجیے اور مجھے اس سے ہٹا دیجیے اور میری قسمت میں بھلائی کر دیجیے جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی کر دیجیے۔“

سجدہ شکر

جب کوئی نعمت حاصل ہو یا کسی نقصان دہ چیز سے نجات مل جائے تو اس وقت سجدہ شکر بجالانا مسنون ہے۔^①

سجدہ تلاوت

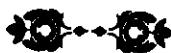
سجدہ تلاوت بھی مسنون ہے۔ سجدہ تلاوت کی دو دعائیں یہ ہیں:

۱: سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ ②

”میرا چہرہ اس ہستی کے لیے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت و قوت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں۔“

۲: اَللّٰهُمَّ اَكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ ③

”اللہ! اس سجدے کے بدلے میرے لیے اپنے ہاں اجر لکھ لیجیے اور اس کے ذریعے مجھ سے (گناہوں کا) بوجھ اتار دیجیے اور اسے میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا لیجیے اور اسے مجھ سے اس طرح قبول کر لیجیے جس طرح آپ نے اپنے بندے داؤد (علیہ السلام) سے قبول کیا تھا۔“ ④



① احمد ۱/ ۱۹۱؛ حاکم ۱/ ۵۵۰.

② ابوداؤد: ۱۴۱۴؛ صحیح ابی داؤد: ۱۲۵۵، ۱/ ۲۶۵؛ ترمذی، ۵۸۰۔ صحیح ترمذی: ۱/ ۱۸۰۔ مطلقاً بخود میں اس کا پڑھنا درست ہے جیسا کہ مسلم (ح: ۷۷۱) میں ہے۔

③ ترمذی: ۵۷۹؛ ابن ماجہ: ۱۰۵۳.

④ بخود تلاوت کی تفصیل کے لیے دیکھیے ہماری کتاب: سجدہ تلاوت کے احکام اور آیات سجدہ کا پیغام۔

آداب اور حقوق و فرائض

اسلام چونکہ مکمل ضابطہ حیات ہے اس لیے اس میں آداب اور حقوق و فرائض کی تفصیلات بھی بیان کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ادب

ہر مومن کے لیے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ادب بجالائے، چنانچہ ارشاد الہی ہے:

﴿ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝ ﴾^①

”تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت سے نہیں ڈرتے۔ حالانکہ یقیناً اس نے تمہیں

مختلف حالتوں میں پیدا کیا۔“

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ادب ہے کہ اس کے ارشادات پر یقین کیا جائے اور خلوص نیت کے ساتھ اس کی اطاعت کی جائے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ اس کا شکر ادا کیا جائے، اس کے عذاب کا خوف اور رحمت کی امید رکھی جائے اور اسی پر بھروسہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے آداب کا تقاضا ہے کہ شرکی نسبت اس کی طرف نہ کی جائے، حضرت خضر علیہ السلام نے فَاَرَدْتُ اَنْ اَعِيبَهَا (میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں) کہہ کر عیب کی نسبت اپنی طرف کی، البتہ دیوار کی تعمیر پر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی، فرمایا:

﴿ فَاَرَادَ رَبُّكَ ﴾ ”آپ کے رب نے چاہا۔“

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیمار کرنے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہ کی، کہا:

﴿ وَاِذَا مَرَضْتُ فَهُوَ يَشفِيْنِي ۝ ﴾^②

”اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔“

جنات نے خیر کو اللہ کی طرف منسوب کیا البتہ شر کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہ کیا:

﴿وَإِنَّمَا يَنذِرُكُم بِآسَافِكُمُ الْوَيْحَ الَّذِي يَأْتِي فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۖ﴾^①

”اور یہ کہ بے شک ہم نہیں جانتے کیا ان لوگوں کے ساتھ جو زمین میں ہیں، کسی

برائی کا ارادہ کیا گیا ہے، یا ان کے رب نے ان کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ

فرمایا ہے۔“

قرآن مجید کا ادب

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے، اس لیے اس کی عظمت بھی مخلوق کی مانند نہیں، اسی لیے اس کی تلاوت کے وقت بھی آداب تلاوت کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿وَرَقِيعَ الْفُرْقَانِ تَزْوِيلًا ۖ﴾^②

”اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھیے۔“

یعنی ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھیے۔

اسی لیے ارشاد نبوی ہے کہ جس نے قرآن تین رات سے کم (وقت) میں پڑھا اس نے

اسے نہیں سمجھا۔^③

قرآن کریم کو اچھی آواز کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔^④

تلاوت میں ریاکاری سے بچنا چاہیے۔^⑤

قرآن کریم کو سیکھنے اور اس کی تعلیم دینے والے لوگ افضل ہیں۔^⑥

② المزمل: ۷۳/۴

① الجن: ۷۲/۱۰

③ ترمذی: ۲۱۴۹

④ بخاری: ۷۵۲۷، ۷۵۴۴؛ ابوداؤد: ۱۴۶۸؛ نسائی: ۱۰۱۶؛ ابن ماجہ: ۱۳۴۲

⑤ ابوداؤد: ۱۳۳۳؛ ترمذی: ۲۹۱۹ ⑥ بخاری: ۵۰۲۷

قرآن میں غور و فکر اور تدبر کرنا چاہیے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝﴾^①

”تو کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر ان کے قفل پڑے ہوئے ہیں؟“

قرآن سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّذَكِّرٍ ۝﴾^②

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟“

رسول اللہ ﷺ کا ادب

مومنوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا ادب اور توقیر کریں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مَبَشِّرًا وَ نَذِيرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ تُعِزُّوهُ وَ تُوقِّرُوهُ ۝﴾^③

”بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرد اور اس کی تعظیم کرو۔“

نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھنے سے منع کیا گیا، بلند آواز سے پکارنے سے روک دیا گیا، آپ ﷺ کی موجودگی میں آواز پست رکھنے والوں کی فضیلت بیان کی گئی، بلند آواز سے پکارنے والوں کو بے عقل قرار دیا گیا۔^④

مومن جب کسی اجتماعی کام میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو اجازت لیے بغیر

① محمد: ۲۴/۴۷، ② القمر: ۱۷/۵۴،

③ الفتح: ۹۸/۴۸،

④ الحجرات: ۵۱/۴۹، نیز دیکھیے النور: ۶۳/۲۴،

نہیں جاتے تھے۔^① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کا بہت احترام کرتے تھے۔^② یہ نبی ﷺ کا ادب ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔^③

نبی کریم ﷺ سے محبت تمام مخلوقات سے بڑھ کر کرنا ضروری ہے۔^④ نبی کریم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کرنا ضروری ہے، ایمان کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کے فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کیا جائے۔ نیز آپ کی مخالفت نہ کی جائے۔^⑤ نبی کریم ﷺ اہل ایمان کے لیے اسوہ حسنہ ہیں۔^⑥

اصلاح نفس

اخروی سعادت کا حصول نفس کی تاویب و اصلاح اور تزکیہ و تطہیر میں پنہاں ہے، اس کے برعکس اخروی ناکامی اور بد بختی نفس کی خباثت و نجاست میں ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ۖ﴾^⑦

”یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے اسے پاک کر لیا۔ اور یقیناً وہ ناکام ہو گیا جس

نے اسے مٹی میں دبا دیا۔“

نیک اعمال کرنے سے نفس کی تطہیر جبکہ برے اعمال سے نفس پر آگندہ ہو جاتا ہے۔^⑧

توبہ کے ذریعے بھی نفس انسانی کی طہارت ہوتی ہے۔^⑨

ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہے وہ دلوں کی کیفیات سے بھی آگاہ ہے۔ مومن کو

① النور: ۲۴/۶۲۔ ② بخاری: ۲۷۳۱، ۲۷۳۲؛ مسلم: ۲۰۵۳۔

③ الاحزاب: ۵۶/۳۳۔ ④ التوبة: ۲۴؛ بخاری: ۷۵۷۴؛ مسلم: ۴۴۔

⑤ آل عمران: ۳۱/۳؛ النساء: ۶۵/۴، ۱۰۵؛ النور: ۶۳/۲۴؛ محمد: ۳۳/۴۷؛ الحشر: ۷/۵۹۔

⑥ الاحزاب: ۲۱/۳۳۔ ⑦ الشمس: ۹۱/۹-۱۰۔

⑧ ہود: ۱۱/۱۱۴؛ المطففين: ۸۳/۱۴؛ ترمذی: ۳۳۳۴؛ احمد: ۲/۲۹۷۔

⑨ التحريم: ۸/۶۶۔

چاہیے کہ اپنی زندگی کے تمام لمحات میں اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھے اور اسے اپنا نگہبان سمجھے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝﴾^۱

”یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔“

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۝﴾^۲

”آپ (اے نبی) نہ کسی حال میں ہوتے ہیں اور نہ اس کی طرف سے (آنے والے) قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہیں اور نہ تم (لوگ) کوئی عمل کرتے ہو، مگر ہم تم پر شاہد ہوتے ہیں، جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو۔“

عبادت میں دھیان بطور خاص اللہ تعالیٰ کی طرف ہونا چاہیے جیسا کہ احسان کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ (احسان یہ ہے) کہ آپ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ گویا کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو، اور اگر آپ (تصور میں) اسے نہیں دیکھ سکتے تو (یہ تصور ضرور کر لیں کہ) اللہ تعالیٰ آپ کو دیکھ رہے ہیں۔^۳

مومن کو چاہیے کہ ہر روز اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اور جہاں کوتاہی ہو رہی ہو اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مِمَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝﴾^۴

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ اس سے پوری طرح باخبر

۲ یونس: ۶۱/۱۰

۱ النساء: ۱/۴

۴ الحشر: ۱۸/۵۹

۳ مسلم: ۸

ہے جو تم کر رہے ہو۔“

﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ﴾ ۱

”اور رہا وہ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے نفس کو

خواہش سے روک لیا۔ تو بے شک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔“

نفس امارہ کے خلاف جہاد (جہاد النفس) کے ذریعے مومن اپنے آپ کو معصیت سے بچا سکتا ہے۔

نفس لوامہ مومن غلطی کا احساس دلاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے نفس مطمئنہ کے مقام رفیع پر سرفراز ہو جاتا ہے۔

مسلمانوں کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر بہت سے حقوق رکھے ہیں، ان میں چند نمایاں حقوق یہ ہیں:

- ① مسلم بھائی کو سلام کرنا اور اس کا جواب دینا۔
- ② اگر مسلمان چھینک لینے پر الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہا جائے۔
- ③ بیمار پرسی کی جائے اور مریض کے لیے شفا کی دعا مانگی جائے۔
- ④ مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے۔

① النزعۃ: ۷۹/۴۰-۴۱.

② النساء: ۸۶/۴؛ بخاری: ۱۲۴۰، ۶۲۳۲، ۶۲۳۶؛ مسلم: ۳۹، ۲۱۶۰؛ ابوداؤد: ۵۱۹۵؛ ترمذی: ۲۶۸۹.

③ بخاری: ۶۲۲۴؛ احمد: ۸/۶.

④ بخاری: ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۶۲۳۵، ۵۶۴۹، ۵۷۴۳؛ مسلم: ۲۱۱۹، ۲۱۶۲.

⑤ بخاری: ۱۲۴۰؛ مسلم: ۲۱۶۲.

- ❖ خیر خواہی کرنا۔ *
- ❖ نصرت و حمایت اور تائید کرنا۔ *
- ❖ اگر کسی (جائز) معاملے میں قسم ڈال دے تو اس کی قسم پوری کرنے کے لیے مطلوبہ کام کر دیا جائے۔ *
- ❖ مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائی جائے اور نہ اسے خوفزدہ کیا جائے۔ *
- ❖ نرمی اور واضح اختیار کی جائے اور مسلمان کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھا جائے۔ *
- ❖ تین دن سے زیادہ قطع کلامی نہ کی جائے اور نہ مسلمان سے اعراض کیا جائے۔ *
- ❖ مسلمان کو دھوکا نہ دیا جائے، اس کی خیانت نہ کی جائے اور نہ اس کے خلاف کسی کو اکسایا جائے۔ *
- ❖ مسلمان کی غیبت نہ کی جائے، اسے حقیر نہ سمجھا جائے، اس کی عیب جوئی نہ کی جائے، اس کا مذاق نہ اڑایا جائے، اسے برے القاب سے نہ پکارا جائے اور نہ اس کی غیبت و جھٹلی کی جائے۔ *
- ❖ مسلمان کو گالی نہ دی جائے خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ۔ *
- ❖ مسلمان سے حسد نہ کیا جائے، بغض نہ رکھا جائے، بدگمانی نہ کی جائے اور نہ اس کی

❶ بخاری: ۲۱۵۷، قبل ح: ۵۷؛ مسلم: ۲۱۶۲، ۵۵۔

❷ بخاری: ۲۴۴۴، ۵۹۵۲؛ مسلم: ۲۵۶۴؛ ترمذی: ۱۹۳۱۔

❸ بخاری: ۱۲۳۹، ۶۲۳۵۔

❹ بخاری: ۱۵۔ مسلم: ۴۱، ۲۵۶۴؛ ابوداؤد: ۵۰۰۴؛ ترمذی: ۲۶۲۷۔

❺ لقمان: ۱۸۔ بخاری: ۶۲۷۰؛ مسلم: ۲۸۶۵، ۲۱۷۷۔

❻ بخاری: ۶۰۷۶، ۶۰۷۷۔ مسلم: ۲۵۶۳، ۲۵۶۰۔

❼ بخاری: ۲۱۱۷، ۷۱۵۰؛ مسلم: ۱۰۱، ۱۴۲، ۱۵۳۳؛ ابوداؤد: ۵۱۷۰۔

❽ الحجرت: ۱۱، ۱۲؛ بخاری: ۶۰۵۶؛ مسلم: ۱۰۵، ۲۵۶۴۔

❾ بخاری: ۱۳۹۳، ۵۹۷۳، ۶۰۴۴، ۶۰۴۵؛ مسلم: ۶۴۔

- جاسوسی کی جائے۔[•]
- بڑوں کی عزت و تکریم اور چھوٹوں پر شفقت کی جائے۔[•]
- مسلمان سے وعدہ خلافی نہ کی جائے، اس کی خیانت نہ کی جائے، اس سے جھوٹ نہ بولا جائے اور نہ اس کے قرض کی ادائیگی میں تاخیر کی جائے۔[•]
- مسلمان کے ساتھ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں۔[•]
- مسلمان سے درگزر کیا جائے، اسے معاف کیا جائے۔[•]
- مسلمان کے (غیر متعدی) عیوب پر پردہ ڈالا جائے اور اس کے نقائص کی ٹوہ نہ لگائی جائے۔[•]
- اپنی طرف سے مسلمان کو انصاف مہیا کیا جائے اور جس انداز کا معاملہ اپنے ساتھ پسند کرتا ہے اس کے ساتھ بھی اسی انداز میں رہے۔[•]
- کسی مسلمان کو تعاون کی ضرورت ہو تو اس کے ساتھ تعاون کیا جائے اور ضروریات زندگی پوری کرنے کے لیے اس کی جائز سفارش بھی کی جائے۔[•]

① الحجرت: ۱۲؛ النور: ۱۲؛ بخاری: ۶۰۶۴؛ مسلم: ۲۵۶۴۔

② موطا امام مالك: ۱۶۷۸؛ بخاری: ۳۱۷۳؛ مسلم: ۱۶۶۹، ۲۱۴۶؛ ابوداؤد: ۴۸۴۳، ۴۹۴۳؛ ابن ماجہ: ۳۷۷۳۔

③ البقرة: ۱۷۷؛ المائدة: ۱؛ بنی اسرائیل: ۳۴؛ بخاری: ۳۴، ۲۲۷۰، ۲۲۸۷؛ مسلم: ۵۸، ۱۵۶۴۔

④ ترمذی: ۱۹۸۷۔

⑤ البقرة: ۱۷۸/۲؛ المائدة: ۵/۱۳؛ الاعراف: ۷/۱۹۴؛ النور: ۲۴/۲۲؛ الشوری: ۴۲/۴۰؛ مسلم: ۲۵۸۸۔

⑥ بخاری: ۷۰۴۲؛ مسلم: ۲۵۹۰؛ ابوداؤد: ۴۸۸۰۔

⑦ بخاری: ۲۸؛ مسلم: ۱۸۴۴۔

⑧ النساء: ۴/۸۵؛ المائدة: ۵/۲؛ بخاری: ۱۴۳۲؛ مسلم: ۲۶۲۷، ۲۶۹۹۔

❖ مسلمان اگر پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دی جائے، اگر احسان کرے تو اس کا بدلہ چکائے یا اس کے لیے دعا کرے۔*

کافروں کے حقوق

مسلمانوں کے علاوہ تمام لوگوں، خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا غیر اہل کتاب، کفار ہیں، تاہم اسلام نے ان کے حقوق بھی بیان کیے ہیں:

❶ کفار سے دلی دوستی اور محبت تو جائز نہیں۔* البتہ اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں نہ ہوں تو ان کے ساتھ عدل و انصاف اور نیکی کا رویہ قائم رکھنا چاہیے۔*

❷ انسان ہونے کے ناطے کسی بھوکے کافر کو کھانا کھلانا اور اس کا علاج وغیرہ کروانا، قابل ستائش ہے۔ یہ اہل زمین پر ترس کھانا ہے، ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ بھی رحم کرتے ہیں۔*

❸ اگر کافر حربی نہ ہو تو اس کے مال، جان اور عزت میں اسے تکلیف نہ دی جائے۔ اس لیے کہ ظلم حرام ہے۔*

❹ کافر کو محمد دینا اور قبول کرنا جائز ہے، نبی کریم ﷺ نے یہود کے کھانے کی دعوت قبول کی اور ان کا پیش کردہ کھانا کھایا۔*

❺ اہل کتاب کا ذبیحہ مسلمان کے لیے اور مسلمان کا ذبیحہ ان کے لیے حلال ہے۔*

❻ اہل کتاب کی پاکدامن عورتوں سے مسلمانوں کے لیے نکاح کرنا جائز ہے۔* البتہ مسلمان عورت کا نکاح کسی بھی کافر اور مشرک سے کرنا جائز نہیں۔*

❶ ابوداؤد: ۱۶۷۲۔ ❷ آل عمران: ۲۸/۳؛ المجادلہ: ۵۸/۲۲۔

❸ ابوداؤد: ۴۹۴۱؛ حاکم: ۴/۲۴۸۔

❹ بخاری: ۳۱۶۹۔

❺ المائدہ: ۵/۵۔

❶ المجادلہ: ۵۸/۹۔

❷ مسلم: ۲۵۷۷۔

❸ المائدہ: ۵/۵۔

❹ البقرہ: ۲۲۱/۲؛ الممتحنہ: ۱۰/۶۰۔

۴ کافر کو سلام میں پہل کرنا جائز نہیں البتہ وہ سلام کرے تو جواب میں وعلیکم کہنا چاہیے۔*

۸ کافر کو جب چھینک آئے اور وہ اللہ کی تعریف کرے تو جواب میں مسلمان کہے: يَهْدِيْكُمْ اللّٰهُ وَيُصْلِحْ بَالِكُمْ۔*

نوٹ:..... البتہ مسلمانوں کو اپنی الگ شناخت قائم رکھنی چاہیے اور کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ سے مشابہت نہیں کرنی چاہیے۔*

والدین کے حقوق

والدین ہمارے دنیا میں آنے کا ذریعہ ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ نے حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ إِنَّمَا يُبَلِّغُنَّ عَنْكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تُنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۖ وَخَفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذِّلَّةِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا ۝﴾*

”اور آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر کبھی تیرے پاس دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ ہی جائیں تو ان دونوں کو ”اف“ مت کہہ اور نہ انھیں جھڑک اور ان سے بہت کرم والی بات کہہ۔ اور رحم دلی سے ان کے لیے تواضع کا بازو جھکا دے اور کہہ دیجیے اسے میرے رب! ان دونوں پر رحم کیجیے جیسے انھوں نے چھوٹا ہونے کی حالت میں مجھے پالا۔“

① بخاری: ۶۲۵۸؛ مسلم: ۲۱۶۳۔ ② ابوداؤد: ۵۰۳۸؛ ترمذی: ۲۷۳۹۔

③ بخاری: ۵۸۹۲، ۵۹۹۹؛ مسلم: ۲۵۹، ۲۱۰۲؛ ابوداؤد: ۴۰۳۱۔

④ بنی اسرائیل: ۲۳/۲۴۔

والدین کا شکریہ ادا کرنے کا بھی حکم دیا گیا۔^①

والدین سے محبت کرنی چاہیے۔ ان کا ادب و احترام کرنا چاہیے۔ ایک شخص کو نبی کریم ﷺ نے اس کے والد کے بارے میں فرمایا: ان کا نام لے کر انہیں مخاطب نہ کرنا، نہ کبھی ان کے آگے چلنا اور نہ کبھی ان کے بیٹھنے سے پہلے بیٹھنا۔^②

جائز کاموں میں والدین کی اطاعت کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہنا چاہیے۔ خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔^③

ایک انصاری نے نبی ﷺ سے دریافت کیا، میرے والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک میں سے کوئی چیز باقی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لیے مغفرت و بخشش کی دعا کرنا، ان کے بعد ان کے وعدے پورے کرنا، ان کی وجہ سے قائم رشتوں کو جوڑنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔^④

ایک اور ارشاد نبوی ہے کہ والد کے چلے جانے کے بعد اس کے ساتھ بہترین نیکیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اس کے دوستوں اور پیاروں کے ساتھ تعلقات استوار رکھے۔^⑤

اولاد کے حقوق

اولاد کا حق یہ ہے کہ انہیں جہنم سے بچایا جائے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾^⑥

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے

بچاؤ۔“

② الادب المفرد: ۴۴.

① لقمن: ۱۴/۳۱.

③ لقمن: ۱۵/۳۱؛ بخاری: ۲۶۲۰؛ ۱۷۴۸.

④ ابوداؤد: ۵۱۴۲.

⑤ مسلم: ۲۵۵۲؛ تفصیل کے لیے دیکھیے امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب بر الوالدین (عملت والدین اور

خدمت والدین)

⑥ التحریم: ۶/۶۶.

ماں اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے تاہم بچے کا خرچ والد کے ذمے ہے:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُنْعِمَ
الزَّيْعَةَ ۖ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۝﴾^①

”اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں، اس کے لیے جو چاہے کہ دودھ کی مدت پوری کرے اور وہ مرد جس کا بچہ ہے، اس کے ذمے معروف طریقے کے مطابق ان (عورتوں) کا کھانا اور ان کا کپڑا ہے۔“

اولاد کے ساتھ شفقت اور نرمی کا رویہ اختیار کیا جائے۔^②

اولاد کا اچھا سا نام رکھا جائے، عقیدہ کیا جائے، سر کے بال اتارے جائیں، ختنہ کروایا جائے، نیز اس کی تربیت کی جائے۔ اسے نماز کی تلقین کی جائے۔ اسے لکھنا پڑھنا سیکھایا جائے، تیر اندازی سکھائی جائے اور اسے حلال خوراک مہیا کی جائے۔^③

اولاد کو اللہ تعالیٰ نے وراثت کا بھی حق دیا ہے لہذا ان میں سے کسی کو بھی وراثت سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔^④

خاوند اور بیوی کے حقوق

خاوند اور بیوی کا رشتہ باہمی الفت اور شفقت کا رشتہ ہوتا ہے۔^⑤ دونوں کے ایک دوسرے پر حقوق ہیں۔^⑥ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۝﴾^⑦

① البقرة: ۲۳۳/۲.

② بنی اسراء یل: ۳۱/۱۷؛ بخاری: ۴۴۷۷؛ مسلم: ۸۶.

③ بخاری: ۵۸۹۱؛ مسلم: ۲۵۷؛ ابوداؤد: ۴۹۵، ۲۸۳۸؛ ترمذی: ۴۹۵، ۱۵۲۲؛ شعب الایمان ۶/۴۰۰، ۴۰۱.

④ النساء: ۱۱/۴؛ اولاد کی تربیت کے لیے دیکھیے حضرت لقمان رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں، لقمن: ۱۳-۱۹.

⑤ الروم: ۲۱. ⑥ ترمذی: ۱۱۶۳؛ ابن ماجہ: ۱۸۵۱.

⑦ البقرة: ۲۲۸/۲.

”اور معروف کے مطابق ان (عورتوں) کے لیے اسی طرح حق ہے جیسے ان کے اوپر حق ہے اور مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے۔“

دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرنا چاہیے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ ①

”اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، بے شک اللہ اسے جو تم کر رہے ہو، خوب دیکھنے والا ہے۔“

خاوند کے حقوق یہ ہیں:

۱: عورت اپنے شوہر کے جائز حکم کی تعمیل کرے، معاونت کرنے والی اور خدمت گزار ہو۔ ②

۲: خاوند کے مال و متاع، عزت و ناموس رازداری اور گھر کے جملہ امور میں اس کی محافظ بنے اور شکر گزار ہو۔ ③

۳: خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے، اپنی ناموس کی حفاظت کرے، سائر لباس پہنے، خاوند کے رشتے داروں سے حسن سلوک کرے، غیر محرم مردوں کے سامنے اپنی زینت کا اظہار نہ کرے اور نہ ان کے ساتھ نرم لہجے میں بات کرے۔ ④

بیوی کے حقوق درج ذیل ہیں:

۱: بیوی سے معروف طریقے (شرعی دستور) سے نباہ کیا جائے اور اس سے حسن سلوک

① البقرة: ۲۳۷/۲.

② النساء: ۳۴/۴؛ بخاری: ۳۲۳۷، ۵۲۲۴؛ مسلم: ۱۴۳۶، ۲۱۸۲؛ ابوداؤد:

۲۱۴۰؛ ترمذی: ۱۱۵۹؛ نسائی: ۳۲۳۳؛ حاکم: ۱۸۷/۲.

③ النساء: ۳۴/۴؛ بخاری: ۲۹، ۵۲۰۰؛ مسلم: ۱۴۳۷، ۱۸۲۹؛ ترمذی:

۱۱۶۳؛ ابن ماجہ: ۱۸۵۱.

④ النور: ۳۱/۲۴؛ الاحزاب: ۳۳/۳۲-۳۳؛ النسائی: ۳۲۳۳.

کیا جائے۔^①

۲: بیوی کا نان و نفقہ شوہر کے ذمے ہے۔^②

۳: ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان کے درمیان حتی الامکان عدل کیا جائے۔^③

۴: نافرمان بیوی کو بھی پہلے سمجھایا جائے، عارضی مقاطعہ کیا جائے اور ہلکی پھلکی تادیبی

کارروائی بھی کی جاسکتی ہے، اگر حالات علیحدگی کی جانب دھکیل رہے ہوں تو فریقین کی

جانب سے منصف مقرر کر کے انھیں ملانے کی کوشش کی جائے۔^④ یہ واضح رہے کہ

بیوی سے غلام اور باندی جیسا سلوک نہ کیا جائے۔^⑤

۵: بیوی کا حق ہے کہ اس کا راز افشا نہ کیا جائے۔^⑥

۶: اپنی مطلقہ بیویوں سے بھی حسن سلوک کا حکم ہے۔ بالخصوص اگر حاملہ ہوں تو ان کی

خصوصی دیکھ بھال کی جائے۔^⑦

عورتوں کے حقوق

اسلام نے عورتوں کو تحفظ فراہم کیا ہے اور روحانی، معاشی، معاشرتی، تعلیمی اور قانونی

ہر طرح کے حقوق عطا کیے ہیں۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص بھی نیک اعمال

کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔^⑧

معاشی حقوق میں حق مہر، نان و نفقہ، وراثت وغیرہ شامل ہیں۔ عورت بحیثیت ماں،

بہن، بیوی، بیٹی معاشرتی حقوق رکھتی ہے۔^⑨

① النساء: ۱۹/۴؛ بخاری: ۵۱۸۴؛ مسلم: ۱۴۶۸؛ ترمذی: ۱۱۶۲۔

② النساء: ۳۴/۴؛ ابوداؤد: ۲۱۴۲؛ ابن ماجہ: ۱۸۵۰؛ احمد: ۳/۵۔

③ النساء: ۱۲۹/۴۔

④ النساء: ۳۴/۴۔

⑤ بخاری: ۴۹۴۲؛ مسلم: ۲۸۵۵۔

⑥ مسلم: ۱۴۳۷۔

⑦ البقرة: ۲۳۷/۲، ۲۴۱؛ النساء: ۲۰/۴؛ الطلاق: ۶/۶۵۔

⑧ دیکھیے: آل عمران: ۱۹۶/۳؛ النساء: ۱۱/۴، ۱۲۴؛ النحل: ۹۷؛ الاحزاب: ۳۵/۳۳۔

⑨ دیکھیے: النساء: ۳۶/۴؛ النمل: ۵۸/۲۷، ۵۹؛ بنی اسرائیل: ۳۱/۱۷؛ بخاری: ۵۹۷۱؛ ترمذی: ۱۹۱۴۔

اسلام میں چونکہ شرعی علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے، لہذا عورت کا بھی حق ہے کہ اسے زیور تعلیم سے آراستہ کیا جائے۔ بہت سی صحابیات عالمہ بھی تھیں۔ قانونی حقوق میں یہ قانون بھی ہے کہ اگر عورت کی بے حرمتی کی گئی ہو تو جرم ثابت ہونے پر مجرم کو سزا دی جاتی ہے۔

نوٹ:..... تاہم یہ واضح رہے کہ عورت بھی اگر جرم کا ارتکاب کرے تو عورت ہونے کی وجہ سے وہ سزا سے مستثنیٰ نہیں۔ جیسا بعض اہل مغرب اور موم بنی مافیا شور مچاتا ہے۔ چور عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے۔ نیز بدکار عورت کو کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے۔ شادی شدہ بدکار عورت کو نبی کریم ﷺ نے رجم کروایا تھا۔^①

رشتے داروں کے حقوق

رشتے داروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی کرنے اور ان پر خرچ کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾^②

”اور اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں کا خیال رکھو۔“

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾^③

”بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت والے کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔“^④

① دیکھیے: المائدة: ۳۸/۵؛ النور: ۲۴/۲؛ بخاری: ۳۴۷۵؛ نیز دیکھیے المحاربین، رجم الحبلی؛ مسلم: ۴۵۰۵۔

② النساء: ۱/۴۔ ③ النحل: ۹۰/۱۶۔

④ نیز دیکھیے: البقرة: ۱۷۷؛ النساء: ۸؛ بنی اسرائیل: ۲۶؛ النور: ۲۲؛ الروم: ۳۸۔

- بہت سے رشتے داروں کو وراثت میں بھی حقدار ٹھہرایا گیا ہے۔^①
 یہ رشتے نا طے خواہ نسبی ہوں یا سسرالی اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں۔^②
 اللہ تعالیٰ نے رضاعی رشتوں کے احترام کو بھی بیان کیا ہے۔^③
 والد اور والدہ کے توسط سے قائم ہونے والے رشتوں بہن، بھائی، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ کا تذکرہ بھی قرآن میں کیا گیا ہے۔^④
 رشتے داروں کے دوست احباب سے بھی صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔^⑤
ہمسائیوں کے حقوق

تمام پڑوسیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حسن سلوک کا حکم دیا ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ﴾^⑥

”اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور قرابت والے کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت والے ہمسائے اور اجنبی ہمسائے اور پہلو کے ساتھی کے ساتھ۔“

نوٹ:..... الصَّاحِبِ بِالْجَنبِ کے الفاظ سے رفقاء کار کے ساتھ حسن سلوک بھی بیان ہو گیا، وہ بھی ایک طرح کے ہمسائے ہوتے ہیں۔
 ارشاد نبوی ہے:

”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائیے کی عزت و تکریم کرے۔“^⑦

① النساء: ۴/ ۱۱-۱۲؛ الانفال: ۷۵/ ۸۔ ② الفرقان: ۵۴/ ۲۵۔

③ النساء: ۲۳/ ۴۔ ④ النور: ۶۱/ ۲۴۔

⑤ مسلم: ۲۵۳۵، ۲۵۵۲۔ ⑥ النساء: ۳۶/ ۴۔

⑦ بخاری: ۶۰۱۹؛ مسلم: ۴۷؛ نیز دیکھیے مسلم: ۴۸۔

ایمان کا تقاضا ہے کہ پڑوسی کو اذیت نہ دی جائے، یہ عمل جہنم میں لے جانے کا باعث ہے۔^①

ہمسایہ کے ساتھ اس طرح احسان کریں کہ وہ مدد مانگے تو اس کی امداد کریں، بیمار ہو جائے تو بیمار پر سی کریں، خوشی میں ہو تو مبارک باد دیں، مصیبت زدہ ہو جائے تو تسلی دلاؤ، ضرورت مند ہے تو اس کی مالی امداد کریں، اسے سلام میں پہل کریں، بات نرمی سے کریں، اس کی اولاد کے ساتھ گفتگو میں نرمی اختیار کریں، اس کے دین و دنیا کی درستی میں اس کی رہنمائی کریں، ہر انداز میں اس کا خیال اور لحاظ رکھیں، اس کے مال کی حفاظت کریں، اس کی لغزشوں سے درگزر کریں، اس کے عیوب کی تلاش میں نہ رہیں، کسی تعمیر یا گزرگاہ میں اس کی تنگی کا باعث نہ بنیں، پرنا لہ اس کی طرف ڈال کر اسے تنگ نہ کریں، اسی طرح کوڑا کرکٹ پھینک کر اسے ایذا نہ دیں۔ یہ سب باتیں ہمسایہ کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کے ذیل میں آتی ہیں۔^②

تاہم بُرے ہمسائے کے خلاف پُر امن احتجاج کیا جاسکتا ہے۔^③

مہمانوں کے حقوق

اسلام میں مہمان کی مکرم کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔^④

انبیاء و رسل علیہم السلام لوگوں کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے، جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے انھیں بھنا ہوا بچھڑا پیش کیا۔^⑤

① بخاری: ۶۰۱۸، ۶۰۱۶؛ مسلم: ۴۷؛ مسند احمد ۲/ ۴۴۰۔

② منهاج المسلمین: ۱۶۷، ۱۶۸۔ ③ ابوداؤد: ۵۱۵۳۔

④ بخاری: ۶۱۳۸؛ مسلم: ۴۷۔

⑤ ہود: ۶۸/۱۱۔ ۷۰؛ الحجر: ۵۱/۱۵؛ الذریت: ۵۶/۲۴-۲۶۔

پہلی وحی کے نزول کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کا وصف تقری الضیف بھی بیان کیا۔ یعنی آپ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مہمان نوازی کے بہت سے ایمان افروز واقعات ہیں۔

مہمان کی خاطر داری ایک دن رات جبکہ مہمان نوازی تین دن ہے۔ اس کے بعد میزبان جو کچھ خرچ کرتا ہے وہ صدقہ ہوتا ہے۔^①

یہ بھی واضح رہے کہ مہمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے پاس اتنے دن ٹھہرے کہ اسے تنگ کر ڈالے۔^②

یتیموں کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے یتیموں کے ساتھ شفقت سے پیش آنے اور ان سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔^③

یتیموں کے ساتھ خیر خواہی کی تلقین کی گئی ہے۔^④

جو لوگ یتیموں کی تکریم نہیں کرتے ان کی سرزنش کی گئی ہے۔^⑤

یتیموں کو دھکے دینے والے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ روزِ جزاء کو جھٹلاتا ہے۔^⑥

یتامیٰ پر مال خرچ کرنے کو نیکی قرار دیا گیا۔^⑦

یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں نبی ﷺ کے ساتھ ہوگا۔^⑧

یتیم کے مال کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے، اس کے اٹاک پر قبضہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

② ایضاً؛ مسلم: ۴۸.

④ البقرة: ۲۲۰/۲.

⑥ الماعون: ۱۰۷/۱-۲.

① بخاری: ۶۱۳۵.

③ البقرة: ۸۳/۲.

⑤ الفجر: ۱۷/۸۹.

⑦ البقرة: ۱۷۷/۲، ۲۱۵، الانفال: ۴۱/۸.

⑧ بخاری: ۶۰۰۵.

یتیم کا مال ناجائز کھانا سات مہلک گناہوں میں سے ایک ہے۔ یتیم کا مال ظلم و زیادتی سے کھا جانے والے اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ داخل کرتے ہیں اور وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔^①

غرباء و مساکین اور کمزوروں کے حقوق

حقوق العباد میں فقراء و مساکین کے حقوق کو خاص اہمیت حاصل ہے، بلکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم انھی کمزوروں کی وجہ سے مدد کیے اور رزق دیے جاتے ہو۔^②

ایک مالدار شخص کے مقابلے میں مسلمانوں کے ایک غریب اور فقیر شخص کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ فقیر اس جیسے دنیا بھر کے آدمیوں سے بہتر ہے۔^③

جنتیوں کی اکثریت بھی کمزور اور مسکین قسم کے لوگوں کی ہوگی۔^④

انبیاء و رسل ﷺ کے اکثر پیروکار بھی غرباء و مساکین تھے، انبیاء و رسل ﷺ کو حکم تھا کہ ان کا خصوصی خیال رکھیں۔

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف میں سے پہلے دو مصرف 'فقراء و مساکین' ہیں۔^⑤

مال غنیمت سے مساکین کا حصہ رکھا گیا۔^⑥

مساکین پر خرچ کرنے کی تلقین کی گئی۔^⑦

وہ فقراء جو لوگوں کے آگے دست سوال دراز نہیں کرتے ان پر بطور خاص مال خرچ کرنے کی ترغیب دلائی گئی۔^⑧

① النساء: ۲/۴، ۱۰، الانعام: ۱۵۲/۶، بنی اسرائیل: ۲۴/۱۷، بخاری: ۲۷۶۶، مسلم: ۸۹.

② بخاری: ۲۷۹۶.

③ بخاری: ۴۸۰۳.

④ بخاری: ۴۸۵۰، ۵۱۹۶، مسلم: ۲۷۳۶، ۲۸۴۷.

⑤ التوبة: ۸/۶۰. ⑥ الانفال: ۸/۴۱.

⑦ البقرة: ۱۷۷، ۲۱۵.

⑧ البقرة: ۲/۲۷۳، بخاری: ۴۲۶۵، مسلم: ۱۰۳۹.

حتیٰ کہ وراثت کی تقسیم کے وقت بھی اگر مساکین موجود ہوں تو اس میں سے انھیں کچھ دینے کی ترغیب ہے۔^①

ضعیف مرد و عورت، معذور افراد اور معاشرے کے دیگر تمام کمزور طبقات کی خصوصی نگہداشت کا حکم دیا گیا ہے اور ان کے ضعف کی وجہ سے انھیں بہت سی رعایتیں بھی دی گئی ہیں۔^②

علماء کے حقوق

دین و شریعت کے علما کو اللہ تعالیٰ نے بلند مقام عطا کیا ہے، درحقیقت اللہ سے ڈرنے والے صاحبانِ علم ہی ہوتے ہیں۔^③

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کا فہم عطا کرتا ہے۔^④

رسول اللہ ﷺ نے علم و حکمت والوں کو جو اس کی تعلیم بھی دیتے ہیں قابلِ رشک قرار دیا ہے۔^⑤

نیز رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تمھارے ایک کم درجہ (عام آدمی) پر ہے۔^⑥

لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والوں کے لیے کئی مخلوقات رحمت کی دعا کرتی ہیں۔^⑦ لہذا علما کا حق ہے کہ ان کا ان کے شایانِ شان احترام کیا جائے اور انھیں وہی مقام دیا جائے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے دیا ہے۔

① النساء: ۸/۴.

② النساء: ۷۶/۴، ۸۹، ۹۹؛ التوبة: ۹۱/۹، ۹۲؛ الفتح: ۱۷/۴۸.

③ الزمر: ۳۹/۹؛ المجادلة: ۱۱/۵۸؛ فاطر: ۲۸/۳۵.

④ بخاری: ۷۱؛ مسلم: ۱۰۳۷. ⑤ بخاری: ۷۳؛ مسلم: ۸۱۶.

⑥ ترمذی: ۲۶۸۵. ⑦ ایضاً.

رعایا کے حقوق

حکمرانوں سے ان کی رعایا کے بارے میں باز پرس کی جائے گی، کیونکہ وہ اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہیں۔^۲

قیدیوں کے حقوق

اسلام میں قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرَ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَفُوٌّ رَحِيمٌ ۝﴾^١

”اے نبی! تمہارے ہاتھ میں جو قیدی ہیں ان سے کہہ دے اگر اللہ تمہارے دلوں میں کوئی بھلائی معلوم کرے گا تو تمہیں اس سے بہتر دے دے گا جو تم سے لیا گیا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔“

جنگی قیدیوں کے بارے میں بھی اجازت ہے کہ انہیں احسان رکھ کر چھوڑ دیا جائے یا فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے۔^۱

نبی کریم ﷺ کا حکم ہے کہ قیدی کو آزادی دلاؤ، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عبادت کرو۔^۵

یہاں کے رئیس شامہ علیہ السلام کو آپ ﷺ نے رہا کرنے کا حکم دیا، وہ آپ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیتا ہے۔^{۱۰}

① بخاری: ۱۴۲۳؛ مسلم: ۱۸۴۶؛ ۴۷۲۱، ۴۷۲۹.

③ الانفال: ٨ / ٧٠.

2 pages: 4724.

⑤ بخاری: ۲۸۸۱-

٤ / ٤٧ : محمد ④

⑥ بخاری: ۴۳۷۲؛ مسلم: ۱۷۶۴۔

قیدیوں کے بارے میں اہل ایمان کا وصف بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حَيْثُ وَنْسِكِنُوا وَيَتَنِيمُونَ ۖ اَسِيرًا ۝ اِنَّمَا تُطْعَمُوهُم لِّوَجْهِ اللّٰهِ لَا تُؤْنِسُكُم مِّنْكُمْ جَزَاءُ وَّلَا شُكْرًا ۝﴾^①

”اور وہ کھانا کھاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔ (اور کہتے ہیں) ہم تو صرف اللہ کے چہرے کی خاطر تمہیں کھاتے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔“

جانوروں کے حقوق

اسلام دینِ رحمت ہے، اس میں جانوروں کے بھی حقوق بیان کیے گئے ہیں، چند حقوق درج ذیل ہیں:

- ۱: بھوک اور پیاس میں ان کی خوراک اور پانی کا انتظام کرنا، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ہر زندہ، جگر والی چیز میں ثواب ہے۔^②
- ۲: شفقت و رحم (نرمی) کا برتاؤ کرنا چاہیے۔^③
- ۳: ذبح کے وقت جانور کو راحت و آرام پہنچانا چاہیے (تاکہ کم سے کم تکلیف ہو)۔^④
- ۴: جانور کو مارنا، بھوکا رکھنا، اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنا، شکل بگاڑنا اور دیگر ہر قسم کی تعذیب سے گریز کرنا چاہیے۔^⑤ البتہ موذی جانوروں جیسے باؤلا کتا، بھیڑیا، سانپ، بچھو، چوہا اور چیل وغیرہ کو قتل کرنا جائز ہے۔^⑥

کھانے پینے کے آداب

اسلام میں کھانے کے بارے میں کئی ایک ہدایات دی گئی ہیں اور کھانے کے آداب

① الدھر: ۸/۷۶۔ ② بخاری: ۲۴۶۶؛ مسلم: ۲۲۴۴۔

③ مسلم: ۱۹۵۸، ۱۹۵۹؛ ابوداؤد: ۲۶۷۵۔

④ مسلم: ۱۹۵۵۔ ⑤ بخاری: ۳۴۸۲؛ ابوداؤد: ۲۶۷۵۔

⑥ ابن ماجہ: ۱۲۴۶۔

بیان کیے گئے ہیں:

- ۱: مسلمان کے لیے لازم ہے کہ وہ رزقِ حلال کھائے۔^①
- ۲: کھانا پیٹھ کر کھایا جائے، ٹیک لگا کر کھانا نبوی طریقے کے خلاف ہے۔^②
- ۳: کھانے میں عیب نکالنا جائز نہیں۔^③
- ۴: مل کر کھانا کھانا باعثِ برکت ہے۔^④
- ۵: بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا جائے، اگر شروع میں یاد نہ رہے تو جب یاد آئے بِسْمِ اللہِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ پڑھ لیا جائے۔^⑤
- ۶: کھانا دائیں ہاتھ سے اور اپنی طرف سے کناروں کی جانب سے کھانا چاہیے۔ درمیان سے نہیں کھانا چاہیے۔^⑥
- ۷: کھانے کی کوئی چیز اگر گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لینا چاہیے۔^⑦
- ۸: کھانے اور مشروب میں سانس لینا اور پھونک مارنا ممنوع ہے۔^⑧
- ۹: کھانا تقسیم کرتے وقت دائیں طرف سے شروع کیا جائے۔^⑨
- ۱۰: دوسروں کو پلانے والا آخر میں پیئے۔^⑩
- ۱۱: (روزمرہ کے معمول میں) زیادہ کھانے سے گریز کیا جائے۔^⑪
- ۱۲: برتن میں چند لقمے یا کچھ مشروب چھوڑ دینا جائز نہیں بلکہ برتن کو صاف کرنے اور

① البقرة: ۱۷۲/۲. ② بخاری: ۵۳۹۸؛ صحيح الجامع الصغير: ۸.

③ بخاری: ۵۴۰۹. ④ ابوداؤد: ۳۷۶۴.

⑤ ابوداؤد: ۳۷۶۷؛ ترمذی: ۱۸۵۸.

⑥ بخاری: ۵۳۷۶؛ مسلم: ۲۰۲۲؛ ترمذی: ۱۸۰۵.

⑦ مسلم: ۲۰۳۳.

⑧ بخاری: ۵۶۳۱؛ مسلم: ۲۰۲۸، ۲۰۳۳؛ ترمذی: ۱۸۸۸، ۱۸۸۷.

⑨ بخاری: ۵۶۱۹، ۵۶۲۰؛ مسلم: ۲۰۲۹.

⑩ مسلم: ۶۸۱. ⑪ ترمذی: ۲۳۸۰.

انگلیوں کو چاٹ لینے کا حکم ہے۔^①

۱۳: کھانا کھانے یا مشروب پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے، ارشاد نبوی ہے: جو شخص کھانا کھانے پر کہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةَ.^②

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھے یہ (کھانا) کھلایا اور میری کسی بھی کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ کھانا عطا کیا۔“

اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔^③

۱۴: اگر کوئی کھانا کھلائے تو اسے یہ دعا دینا مسنون ہے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ فَاَرْحَمُهُمْ.^④
 ”اللہ! آپ نے انھیں جو کچھ دیا ہے اس میں ان کے لیے برکت کر دیجیے، انھیں بخش دیجیے اور ان پر رحم کیجیے۔“

۱۵: جو روزہ افطار کروائے اس کے لیے یہ دعا کریں:

أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ الْإِبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ.^⑤

”تمہارے پاس روزے دار روزہ افطار کریں اور تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعا کریں۔“

لباس کے آداب

لباس پہننے کا حکم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے دیا ہے۔^⑥ لہذا لباس میں بھی

① بخاری: ۵۴۵۶؛ مسلم: ۲۰۳۱، ۲۰۳۴۔

② ابوداؤد: ۴۰۲۳؛ ترمذی: ۳۴۵۸۔ ③ ترمذی: ۳۴۵۸۔

④ مسلم: ۲۰۴۲؛ ابوداؤد: ۳۷۲۹۔ ⑤ ابوداؤد: ۳۸۵۴۔

⑥ الاعراف: ۲۶/۷، ۳۱؛ النحل: ۸۱؛ بخاری: ۵۸۳۴۔

شرعی آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

- ۱: لباس کسی بھی رنگ کا ہو جائز ہے تاہم سفید لباس کو ترجیح ہے۔*
- ۲: مردوں کا عورتوں کے لباس جیسا اور عورتوں کو مردوں کے لباس جیسا لباس پہننا سخت منع ہے۔*
- ۳: مردوں کے لیے ریشمی لباس اور سونے کی انگوٹھی پہننا ممنوع ہے۔*
- ۴: (مردوں کا) شلوار، تہبند وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا جائز نہیں۔*
- ۵: لباس میں اسراف کرنا منع ہے۔*
- ۶: عورتوں کا لباس ایسا ہو جو پاؤں، سر، گردن اور سینہ وغیرہ کو ڈھانپ لے، لباس پردے والا ہو۔*
- ۷: لباس پہنتے وقت دائیں جانب سے آغاز کیا جائے، رسول اللہ ﷺ سب کاموں، جوتا پہننے، کنگھی کرنے اور وضو کرنے (وغیرہ) میں دائیں طرف (سے آغاز) کو پسند کرتے تھے۔*

۸: نیا کپڑا پہن کر اللہ کی حمد بیان کی جائے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَمْسَلْتُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.*

- ① بخاری: ۴۰۶۵، ۵۸۴۸؛ مسلم: ۱۳۵۸؛ ابوداؤد: ۴۰۶۱؛ ترمذی: ۲۸۱۰۔
- ② بخاری: ۵۸۸۶؛ ابوداؤد: ۴۰۹۸۔
- ③ بخاری: ۵۸۳۴؛ مسلم: ۲۰۶۹؛ ابوداؤد: ۴۰۵۷؛ ترمذی: ۱۷۲۰۔
- ④ بخاری: ۲۰۸۵، ۵۷۸۳، ۵۷۸۴؛ ابوداؤد: ۴۰۹۴۔
- ⑤ مسند احمد: ۱۸۱/۲؛ بخاری: ۵۷۸۳۔
- ⑥ النور: ۳۱/۲۴، ۵۰؛ الاحزاب: ۳۲/۳۳، ۵۳، ۵۹؛ بخاری: ۴۷۵۸؛ ابوداؤد: ۴۱۰۱۔
- ⑦ بخاری: ۵۸۵۶، ۵۹۲۶۔ مسلم: ۲۶۸، ۲۰۹۷۔
- ⑧ ابوداؤد: ۴۰۲۰؛ ترمذی: ۱۷۶۷۔

”اے اللہ! آپ کے لیے ہی تعریف ہے، آپ نے مجھے یہ پہنایا ہے، میں آپ سے اس کی بھلائی اور جس چیز کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی اور جس چیز کے لیے یہ بنایا گیا اس کی برائی سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔“

خصائل فطرت کے آداب

خصائل فطرت کے بارے میں ارشاد نبوی ہے: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں، زیر ناف بال اتارنا، ختنہ کرنا، مونچھیں کاٹنا، بغل کے بال اکھیڑنا اور ناخن تراشنا۔^①
مسلمانوں کو ختنہ کروانے اور زیر ناف بال اتارنے کا حکم دیا گیا ہے۔^②
کفار و مشرکین اور مجوس کی مخالفت کے لیے نبی ﷺ نے مونچھیں کاٹنے (پست کرنے) اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا ہے۔^③

سر کے کچھ بال کاٹنا اور کچھ چھوڑ دینا ممنوع ہے۔^④
جس نے سر کے بال رکھے ہوں اسے ان کی تکریم (دیکھ بھال) کرنی چاہیے۔^⑤
سر اور داڑھی کے بال اگر سفید ہو جائیں تو انہیں رنگنا چاہیے البتہ کالے (سیاہ) رنگ کی ممانعت ہے۔^⑥

مجلس کے آداب

اسلام نے مجلس (دوستوں کے ساتھ مل کر بیٹھنے) کے بھی آداب بیان کیے ہیں، اس سلسلے کے چند آداب یہ ہیں:

- ① بخاری: ۵۸۹۱؛ مسلم: ۲۵۷؛ ترمذی: ۲۷۵۶۔
- ② بخاری: ۳۳۵۶؛ ابوداؤد: ۳۵۶؛ بیہقی: ۸/۶۲۳۔
- ③ بخاری: ۵۸۹۲؛ مسلم: ۲۵۹، ۲۶۰۔
- ④ بخاری: ۵۹۲۰؛ مسلم: ۲۱۲۰؛ ابوداؤد: ۴۱۹۳۔
- ⑤ ابوداؤد: ۴۱۶۳۔
- ⑥ مسلم: ۲۳۴۱؛ نسائی: ۵۰۷۹۔

- ۱: سلام کیا جائے اور سلام کا جواب دیا جائے۔^①
- ۲: مجلس میں جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائیں، کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھیں، البتہ اہل مجلس کو چاہیے کہ بیٹھنے کی گنجائش پیدا کریں۔^②
- ۳: جو شخص اٹھ کر جائے اور پھر واپس آ جائے تو اس جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔^③
- ۴: اگر مجبوراً کسی گزرگاہ کے پاس بیٹھنا پڑے تو راستے کے حقوق ادا کرنا ضروری ہے، نبی کریم ﷺ نے راستے کے یہ حقوق بیان کیے:

نظر نیچی رکھنا، ایذا نہ دینا، سلام کا جواب دینا اور برائی سے روکنا۔^④

- ۵: جو شخص مجلس سے اٹھے تو یہ استغفار کرے تو اس کی مجلس کی کوتاہیاں معاف ہو جائیں گی:
- سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔^⑤

”پاک ہیں آپ اے اللہ! اپنی حمد کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں آپ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“

سفر کے آداب

سفر انسانی ضرورت ہے، اس کے لیے بھی شریعت میں آداب بیان کیے گئے ہیں:

- ۱: الوداعی ملاقات کرنے والا یہ دعا دے:

أَسْتَوِدِعُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ۔^⑥

① النساء: ۸۶/۴؛ بخاری: ۶۲۳۲، ۶۲۳۶؛ مسلم: ۳۹۔

② المجادلة: ۵۸/۱۱؛ بخاری: ۶۲۷۰؛ مسلم: ۲۱۷۷؛ ابوداؤد: ۴۸۴۵؛ ترمذی: ۲۷۵۲۔

③ مسلم: ۲۱۷۹۔

④ بخاری: ۲۴۶۵؛ مسلم: ۲۱۲۱۔

⑤ ترمذی: ۳۴۳۳۔ ⑥ ابوداؤد: ۲۶۰۰۔

”میں آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔“
مسافر کو الوداع کہنے والے یہ دعا دیں:

أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ. ❶

”میں آپ کے دین، آپ کی امانت اور آپ کے اعمال کے خاتمہ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“

۲: گھر سے نکلتے وقت یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. ❷

۳: سفر پر نکلتے وقت سفر کی دعائیں پڑھی جائیں، ایک دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ
وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ
أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. ❸

”اللہ کے نام کے ساتھ، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے۔ پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے تابع کر دیا حالانکہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہ تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرر لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ سب سے بڑے ہیں، اللہ سب سے بڑے ہیں، اللہ سب سے بڑے ہیں۔ پاک ہیں آپ اے اللہ! یقیناً میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، مجھے معاف کر دیجیے، یقیناً آپ کے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں۔“
۴: اونچائی کی طرف جاتے ہوئے تکبیر پڑھی جائے۔ ❹

❶ ترمذی: ۳۴۴۴. ❷ ابوداؤد: ۵۰۹۵.

❸ ابوداؤد: ۲۶۰۲؛ ترمذی: ۳۴۴۶. ❹ ترمذی: ۳۴۴۵.

- ۵: سفر میں دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔
 ۶: کسی جگہ پڑاؤ ڈالیں تو یہ پڑھیں:
 اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
 ”میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی۔“

- ۷: مسلمان عورت اپنے محرم (یا خاوند) کے بغیر سفر نہ کرے۔
 ۸: بلا ضرورت سفر نہ کیا جائے اور سفر سے مقصود ضرورت پوری ہو جائے تو جلد گھر واپس آجائیں۔
 ۹: گھر آنے سے قبل اہل خانہ کو اطلاع کریں۔
سونے کے آداب

- اللہ تعالیٰ نے نیند کو ہمارے آرام کا باعث بنایا ہے۔ کتاب و سنت میں سونے کے کئی آداب بیان کیے گئے ہیں:
 ۱۔ با وضو سونا باعث فضیلت ہے۔
 ۲۔ سونے سے پہلے بستر جھاڑیں اور بسم اللہ پڑھیں۔
 ۳۔ جب لیٹیں تو دائیں پہلو پر لیٹیں اور دائیں ہاتھ کا سرہانہ بنائیں (بعد میں کروٹ بدل لیں تو کوئی حرج نہیں)۔
 ۴۔ پیٹ کے بل لیٹنا جہنمیوں کا طریقہ ہے اور یہ طریقہ اللہ کو پسند نہیں۔

- ① ابوداؤد: ۱۵۳۶؛ ترمذی: ۳۴۴۸۔ ② مسلم: ۲۷۰۸۔
 ③ بخاری: ۱۸۶۲۔ ④ بخاری: ۱۸۰۴، ۳۰۰۱؛ مسلم: ۱۹۲۷۔
 ⑤ بخاری: ۵۲۴۳، ۵۲۴۴۔ ⑥ القصص: ۷۳/۲۸؛ النبأ: ۹/۷۸۔
 ⑦ بخاری: ۲۴۷؛ مسلم: ۲۷۱۰؛ ابوداؤد: ۵۴۷۔
 ⑧ بخاری: ۶۳۲۰؛ مسلم: ۲۷۱۴۔ ⑨ ایضاً۔
 ⑩ ترمذی: ۲۷۶۸؛ ابن ماجہ: ۳۷۲۴۔

۵۔ سونے سے قبل مسنون اذکار اور دعائیں پڑھیں۔

ا: سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کی جائے۔^①

ب: آیۃ الکرسی پڑھی جائے۔^②

ج: سورۃ الاخلاص، الفلق اور الناس کی تلاوت کی جائے۔^③

د: یہ دعا پڑھی جائے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَ اَحْيَا

”اللہ! میں آپ کے ہی نام کے ساتھ مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔“

ه: نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر

آؤ اور لیٹ جاؤ تو ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ۳۳ مرتبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھ لیا کرو تو یہ تمہارے لیے خادم سے کہیں بہتر ہے۔^④

و: رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر

تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔^⑤

”اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچالے جس دن آپ اپنے بندوں کو جمع کریں گے

یا اٹھائیں گے۔“

ح: نبی ﷺ داہنی کروٹ لیٹتے اور یہ دعا پڑھتے:

بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنِي وَ بِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكَتْ

نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ

عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ۔^⑥

① بخاری: ۵۰۰۹؛ مسلم: ۸۰۸۔

② بخاری: ۵۰۱۰۔

③ بخاری: ۵۰۱۷۔

④ بخاری: ۶۳۱۸؛ مسلم: ۲۷۲۷۔ نوٹ: بعض احادیث میں اللہ اکبر بھی ۳۳ بار منقول ہے۔

⑤ بخاری: ۳۷۰۵۔

⑥ ابو داؤد: ۵۰۴۵؛ ترمذی: ۳۳۹۸۔

⑦ بخاری: ۶۳۲۰؛ مسلم: ۲۷۱۴۔

”میرے پردردگارا! آپ ہی کے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا اور آپ ہی کے (نام کے) ساتھ اسے اٹھاؤں گا، اگر آپ میری جان کو روک لیں تو اس پر رحم کریں اور اگر چھوڑ دیں تو اس کی حفاظت کیجیے جس کے ساتھ آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتے ہیں۔“

ط: تہجد کے لیے انھیں تو سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کریں۔^۱



① بخاری: ۱۱۹۸؛ مسلم: ۷۶۳۔

معاملات

اسلام صرف عقائد و عبادات کا مجموعہ نہیں، بلکہ اس میں معاملات کی تفصیلات بھی بیان کی گئی ہیں۔
جہاد فی سبیل اللہ

اسلام میں جہاد کے بہت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں، اسی طرح شہید کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے جو محتاج بیان نہیں۔^①

اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ نے جہاد کی تیاری کا حکم دیا ہے۔

حربی کفار سے جہاد فرض کفایہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور ممکن نہیں کہ مومن سب کے سب نکل جائیں، سو ان کے ہر گروہ میں سے

کچھ لوگ کیوں نہ نکلے، تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور تاکہ وہ اپنی قوم کو

ڈرائیں، جب ان کی طرف واپس جائیں، تاکہ وہ بچ جائیں۔“

البتہ جنہیں خلیفہ کی طرف سے جہاد کا حکم مل جائے ان پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔^②

جہاد کا مقصد اللہ تعالیٰ کے کلمے کو بلند کرنا، ظلم و تعدی کا خاتمہ نیز لوگوں کی جانوں اور

املاک کا تحفظ ہے۔^③

قرآن مجید میں انفال، غنائم، مال فے اور جزیہ کے احکام اور تقسیم بھی بیان کی گئی ہے۔^④

غنیمت وہ مال ہے جو مسلمانوں کو جنگ کے نتیجے میں حاصل ہوا ہو، مال فے کفار کا وہ

مال ہے جو بغیر جنگ کے مسلمانوں کے ہاتھ لگا ہو، نفل وہ مال ہے جو کسی خاص جنگی مہم سر کرنے

پر مال غنیمت کے علاوہ انعام کے طور پر دیا جاتا ہے، جبکہ جزیہ سالانہ مالی ٹیکس ہے جو مفتوحہ

① التوبة: ۹/۱۱۱؛ الصف: ۶۱/۴، ۱۰، ۱۲؛ آل عمران: ۱۶۹/۳، ۱۷۰۔

② الانفال: ۸/۶۰؛ مسلم: ۱۹۱۷؛ ابن ماجہ: ۲۸۱۱۔

③ بخاری: ۲۷۸۳؛ مسلم: ۱۳۵۳۔

④ الانفال: ۸/۳۹؛ بخاری: ۱۲۳؛ مسلم: ۱۹۰۴۔

⑤ الانفال: ۸/۴۱، ۴۱؛ التوبة: ۹/۲۹؛ الحشر: ۵۹/۷۔

علاقوں کے کفار سے لیا جاتا ہے۔ جو ۴ دینار سونا یا ۴۰ درہم چاندی فی مرد ہے۔

بیع و تجارت

باہمی رضامندی سے بیع اور تجارت کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے۔^۱

خرید و فروخت کے وقت بعض لوگ ناجائز شرطیں لگاتے ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ قرض اور بیع (کو ایک دوسرے سے نتھی کرنا) اور ایک بیع میں دو شرطیں حلال نہیں، اور نہ اس چیز کا نفع درست ہے جس کے نقصان کی ذمہ داری اپنے اوپر نہ لی گئی ہو اور نہ اس چیز کی بیع جائز ہے جو تمہارے پاس نہیں۔

خرید و فروخت کرتے وقت صاف گوئی سے کام لینا چاہیے اور کسی چیز میں نقص ہو تو بیان کرنا چاہیے، دھوکا دہی مسلمانوں کا کام نہیں۔^۲

دھوکے کے علاوہ بھی جو شخص مسلمان کی بیع اس کے مطالبے پر واپس کر دے اللہ قیامت کے دن اس کی لغزشیں معاف کرے گا۔^۳

جن بیوع میں دھوکے کا خدشہ ہوتا ہے ان کو اسلام میں ممنوع قرار دیا ہے۔^۴

کسی چیز کو قبضے میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے۔^۵

جو چیز پاس نہ ہو اس کی فروخت جائز نہیں۔^۶

ایک مسلمان کی بیع پر دوسرے مسلمان کی بیع منع ہے۔^۷

جو سامان خریدنا نہ چاہتا مگر محض قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگائے تو یہ بیع نجش ہے

① البقرة: ۲۷۵/۲؛ النساء: ۲۹/۴؛ ابن ماجہ: ۲۱۸۵۔

② بخاری: ۲۱۱۰؛ مسلم: ۱۰۱، ۱۵۳۲؛ ابو داؤد: ۳۴۵۲؛ ابن ماجہ: ۲۲۴۶۔

③ ابو داؤد: ۳۴۵۰۹۔

④ تفصیل کے لیے دیکھیے ہماری کتاب اسلام کا تجارتی ضابطہ اخلاق۔

⑤ بخاری: ۲۱۳۶؛ احمد: ۴۰۲/۳۔ ⑥ ابو داؤد: ۳۵۰۲؛ ترمذی: ۱۲۳۲۔

⑦ بخاری: ۲۱۵۰؛ مسلم: ۱۴۱۲۔

جو کہ ممنوع ہے۔^①

حرام اشیاء شراب، مردار، خنزیر اور بتوں وغیرہ کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔^②
جہالت والی بیع، یعنی جس میں اشیاء کی نوعیت اور مقدار وغیرہ معلوم نہ ہو، جائز نہیں۔
اس میں دھوکے کا احتمال ہوتا ہے، جیسے پانی میں موجود مچھلیوں، تھنوں میں دودھ یا دودھ میں
موجود گھی کی فروخت وغیرہ۔^③

پھل کو اس کا پکنا اور تیار ہونا واضح ہونے سے پہلے بیچنا جائز نہیں۔^④
بیع ملامہ اور منابذہ بھی غرر کی وجہ سے ممنوع ہیں، ان میں چیزوں کی جانچ پڑتال سے
پہلے ہی سودا پکا کر لیا جاتا ہے۔^⑤

ایک بیع میں دو بیع (دوہرا سودا) جائز نہیں۔^⑥
بیع عربوں بیعانہ ضبط کر لینا جائز نہیں۔^⑦ تاہم اگر سودا ختم کرنے کی وجہ سے فروخت
کنندہ کا نقصان ہوا ہو تو بیعانہ کی رقم سے پورا کیا جاسکتا ہے۔
قرض کے ساتھ قرض کی بیع ممنوع ہے۔^⑧

ایک چیز ادھار بیع کر پھر مشتری سے نقد میں کم قیمت پر خرید لینا (بیع عینہ) جائز نہیں۔^⑨
تجارتی قافلوں کے منڈی میں پہنچنے سے پہلے راستے ہی میں ان سے مال خرید لینا
جائز نہیں۔^⑩

دودھ روکے ہوئے جانور کی فروخت ممنوع ہے۔^⑪

① بخاری: ۲۱۴۰، ۲۱۴۲؛ مسلم: ۱۴۱۳، ۱۵۱۶۔

② بخاری: ۲۲۳۶؛ مسلم: ۱۵۸۱۔ ③ دارقطنی: ۲۸۱۳؛ احمد: ۱/۳۸۸۔

④ بخاری: ۲۲۰۸؛ مسلم: ۱۵۵۵۔ ⑤ بخاری: ۵۸۱۹؛ مسلم: ۱۵۱۱۔

⑥ احمد: ۱۷۴/۲، ۱۷۵؛ ترمذی: ۱۲۳۱۔

⑦ موطا: ۱۳۳۰؛ ابوداؤد: ۳۵۰۲۔ ⑧ دارقطنی: ۳۰۴۱؛ حاکم: ۵۷/۲۔

⑨ ابوداؤد: ۳۴۶۲؛ احمد: ۲۸/۲۔ ⑩ بخاری: ۲۱۵۸؛ مسلم: ۱۵۲۱۔

⑪ بخاری: ۲۱۴۸؛ مسلم: ۱۵۱۵۔

باغ یا فصل کی پیداوار کا اندازہ کر کے اسے پھل یا اناج کے بدلے خریدنا (بیع مزبانہ) جائز نہیں۔^۱ البتہ اگر باغ سے چند درخت کسی کو دیئے اور اس کے بار بار آنے سے باغ کے مالک کو تنگی لاحق ہوتی ہو تو وہ بہ شدہ درختوں کی متوقع آمدن کا اندازہ لگا کر اس کے برابر اترا ہوا پھل دے دے تو یہ (بیع عریہ) مستثنیٰ ہے۔

سود

سود کی جملہ اقسام حرام ہیں۔^۲

عقود و معاہدات

تمام شرعی عقود و معاہدات کی پاسداری کرنا ضروری ہے۔^۳

شراکت

شراکت کا کاروبار کرنا جائز ہے، تاہم اس میں امانت و دیانت سے کام لینا چاہیے۔^۴

مضاربت

مضاربت (قراض) بھی جائز ہے جس میں ایک شخص کا سرمایہ اور دوسرے کی محنت ہوتی ہے۔^۵

مساقات

کسی کام کرنے والے کو باغ وغیرہ کا قبضہ دینا اور کہنا کہ اس کی دیکھ بھال کر اور پانی لگا، اس کی آمدنی میں سے اتنا حصہ تیرا ہوگا، یہ (مساقات) جائز ہے۔^۶

مزارعت

ایک شخص معین مدت کے لیے اپنی زمین دوسرے شخص کو دیتا ہے کہ وہ اس میں کاشت

① بخاری: ۲۲۰۵۔

② البقرة: ۲/۲۷۵؛ آل عمران: ۳/۱۳۰؛ بخاری: ۲۷۶۶؛ مسلم: ۸۹۔

③ المائد: ۱/۵۔ ④ ص: ۲۴؛ ابوداؤد: ۳۳۸۳۔

⑤ بخاری: ۲۳۲۸۔ ⑥ نسائی: ۳۹۶۰۔

کرے اور وہ آمدنی میں سے اتنے معین حصے کا مستحق ہوگا، یہ (مزارعت) بھی جائز ہے۔ *

اجارہ

جائز کاموں میں معلوم مدت کے لیے کام کرنے اور اس کی نقد رقم کی صورت میں اجرت ادا کرنے کے معاہدے کا نام اجارہ ہے، یہ بھی جائز ہے۔ *

جعالہ

کسی معلوم و متعین کام کا عوض یا انعام مقرر کرنا کہ جو شخص میرا یہ کام کر دے گا میں اسے اتنی رقم دوں گا یہ (جعالہ) جائز ہے، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے پیالہ لانے والے کو بارشتر دینے کی ضمانت دی تھی۔ *

حوالہ

ایک شخص کے ذمے سے قرض تبدیل کر کے دوسرے کے ذمے کر دینا، مثلاً مقروض قرض خواہ سے کہتا ہے کہ میں نے فلاں سے قرض لیتا ہے آپ اس سے وصول کر لیں، اگر قرض خواہ تسلیم کر لے تو مقروض بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ ایسا کرنا (حوالہ) جائز ہے۔ *

کفالہ

ایک باختیار شخص اپنے ذمے لے کہ اگر فلاں پر کسی حق کو ادا کرنا ثابت ہو گیا تو میں ادا کروں گا تو وہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ تو یہ کفالہ (کفالت) جائز ہے۔ *

ضمانت

کسی دوسرے پر ثابت شدہ حق کی ذمہ داری قبول کرنا، مثلاً کہے اگر وہ وقت پر رقم

① بخاری: ۲۳۲۸، ۲۳۳۳۰، ۲۷۲۲؛ مسلم: ۱۵۴۷۔

② الکھف: ۱۸/۷۷؛ القصص: ۲۸/۲۶، ۲۷؛ بخاری: ۲۲۷۰، ۳۹۰۵۔

③ یوسف: ۱۲/۷۲۔

④ بخاری: ۲۲۸۷؛ مسلم: ۱۵۶۴؛ ابن ماجہ: ۲۴۰۴۔

⑤ یوسف: ۱۲/۶۶؛ ابوداؤد: ۳۵۶۵۔

نہیں دے گا تو میں ادا کروں گا، اب یہ ضامن ادائیگی کا ذمے دار ہوگا، نبی کریم ﷺ فرامی ہوئے پر فوت شدوں کا قرض اپنے ذمے لے کر نماز جنازہ پڑھا دیتے تھے۔^①

وکالہ

کسی ایسے معاملے میں جس میں شرعاً نیابت ہو سکتی ہے کسی شخص کا دوسرے کی جگہ خریداری، بحث و مباحثہ وغیرہ کے لیے مقرر ہونا جائز ہے۔ عالمین زکوٰۃ، اصحاب کہف اور دیگر واقعات سے وکالہ کا جواز ثابت ہوتا ہے۔^②

رہن

قرض میں کوئی چیز گروی رکھنا جائز ہے۔^③
اگر کوئی جانور گروی رکھا گیا ہو تو مرتہن اخراجات وغیرہ کے بدلے میں گروی چیز پر سواری کر سکتا ہے اور اس کا دودھ پی سکتا ہے۔^④ البتہ اس پر مکان کو قیاس نہیں کیا جاسکتا، اگر کسی شخص نے مکان گروی لیا ہے تو استعمال کرنے کی صورت میں مکمل کر ایہ دینا اس کے ذمے ہے اور اگر قرض کے عوض میں مکان استعمال کیا جائے تو وہ سود ہے۔
صلح

دو جھگڑنے والے اشخاص کے درمیان اختلافات ختم کرنے کی تجویز عقد صلح ہے۔ صلح جائز اور باعث خیر ہے۔^⑤
ارشاد نبوی ہے کہ مسلمانوں میں صلح جائز ہے سوائے اس صلح کے جو حرام کو حلال یا حلال کو حرام بنادے۔^⑥

① یوسف: ۷۲/۱۲؛ بخاری: ۲۲۹۸۔

② التوبة: ۶۰/۹؛ الکھف: ۱۹؛ بخاری: ۳۲۷۵، ۶۸۲۷؛ مسلم: ۱۶۹۷؛ ترمذی: ۸۴۱۔

③ البقرة: ۲۸۳/۲؛ بخاری: ۲۰۶۹؛ ابن ماجہ: ۲۴۴۱۔

④ بخاری: ۲۵۱۲۔

⑤ النساء: ۱۲۸/۴۔

⑥ ابوداؤد: ۳۵۹۴۔

غیر آباد زمین کو آباد کرنا

ایک مسلمان ایسی زمین کو جو کسی کی ملکیت نہیں درخت لگا کر یا سیراب کر کے یا مکان تعمیر کر کے آباد کرتا ہے تو وہ اسی کی ہوگی۔^①

ضرورت سے زائد پانی

اگر کسی مسلمان کے پاس کنواں وغیرہ ہو اور اس کا پانی اس کی اپنی ضروریات، کھیت اور درختوں کو سیراب کرنے سے زائد ہے تو اس زائد پانی کو دوسروں سے نہ روکا جائے۔^②

چراگاہ

یہ ویران قطعہ اراضی ہوتا ہے کہ جسے مخصوص جانوروں کے چرنے کے لیے مختص کیا جاتا ہے اور عام لوگوں کو اس میں جانور چرانے سے روکا جاتا ہے، مسلمانوں کی مصلحت کی خاطر خلیفہ ہی یہ کام کر سکتا ہے، اس لیے کہ ارشاد نبوی ہے: حُمی (چراگاہ) صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو سکتا ہے۔^③

رسول اللہ ﷺ نے نفع کا علاقہ اونٹوں اور جہاد کے گھوڑوں کے چرنے کے لیے مختص کر دیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایک قطعہ زمین کو اس مقصد کے لیے مخصوص کر دیا تھا۔^④

قرض

کسی مسلمان کو کوئی مالک اپنی ملوکہ چیز معلوم مدت کے لیے قرض دے تو مستحسن ہے، کیونکہ اس سے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری ہوتی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت مند قرض لے سکتا ہے، نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو بہتر طریقے سے ادائیگی کرے۔^⑤

① بخاری: ۲۳۳۵؛ ابوداؤد: ۳۰۷۳؛ ترمذی: ۱۳۷۸۔

② بخاری: ۲۳۵۳؛ مسلم: ۱۵۶۶۔ ③ بخاری: ۲۳۷۰۔

④ ایضاً، ۳۰۵۹؛ فتح الباری: ۱۷۷۶۔

⑤ بخاری: ۲۳۰۵؛ مسلم: ۱۶۰۱، ۲۶۹۹؛ ترمذی: ۲۹۴۵۔

ودیعت و امانت

امانت کے طور پر مال رکھنا جائز ہے۔ قرآن میں ہے کہ جسے امانت دی گئی ہے، اسے چاہیے کہ امانت ادا کرے۔^① نیز فرمایا: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو ادا کر دو۔^②

عاریت

کسی کی ضرورت کے لیے کوئی چیز عارضی استعمال کے لیے دینا مستحسن ہے۔ عام استعمال کی چیزیں لوگوں کو استعمال کے لیے نہ دینا قابل مذمت فعل ہے۔^③ جو شخص چیز مستعار لیتا ہے وہ ادائیگی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔^④

غصب

دوسرے کے مال پر زبردستی اور ناحق قبضہ کر لینا غصب کہلاتا ہے، یہ حرام ہے۔^⑤ نیز ارشاد نبوی ہے: کسی مسلمان کا مال اس کی خوشی کے بغیر حلال نہیں۔^⑥

لقطہ

اگر کوئی چیز ایسی جگہ مثلاً راستہ وغیرہ سے ملے جو کسی شخص ملکیت میں نہ ہو تو اس چیز کو اٹھا لینا کہ ضائع نہ ہو تو یہ جائز ہے۔ لقطہ کے بارے میں ارشاد نبوی ہے: اس (ملنے والی) چیز کی تحصیل اور باندھنے والی رسی کی پہچان رکھو اور ایک سال تک اعلان کرتے رہو، اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو، ورنہ اپنے کام میں لگا لو۔^⑦ گمشدہ بکری کو پکڑنا جائز جبکہ اونٹ کو پکڑنا جائز نہیں۔^⑧

① البقرة: ۲۸۳/۲۔ ② النساء: ۵۸/۴۔

③ الماعون: ۷/۱۰۷؛ مسلم: ۹۸۸۔ ④ ابو داؤد: ۳۵۶۲۔

⑤ البقرة: ۱۸۸/۲؛ بخاری: ۴۴۰۶؛ مسلم: ۱۶۷۹، ۱۶۱۰۔

⑥ دارقطنی: ۲۵/۳۔ ⑦ بخاری: ۲۳۷۲؛ مسلم: ۱۷۲۲۔

⑧ بخاری: ۲۴۲۸؛ مسلم: ۱۷۲۲۔

لَقِيط

لَقِيط وہ بچہ جو کسی جگہ پھینکا ہوا پایا گیا، اس کے نسب کا کسی کو علم نہ ہو اور نہ کوئی اس کا مدعی بننا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے، اسے لینے والا گواہ بنا لے اور اس کی تربیت و کفالت کرے۔ اس معصوم کی چونکہ حفاظت ضروری تھی لہذا اس کی کفالت نیکی میں تعاون ہے جس کا قرآن میں حکم دیا گیا ہے۔^①

حجر (مالی تصرفات روکنا)

حجر سے مراد کسی شخص کو کمسنی، کم عقلی یا افلاس کی وجہ سے مالی تصرفات سے روک دینا ہے۔ مال کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے ایسے حالات میں یہ پابندی لگائی جاسکتی ہے۔^② حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب مقروض ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے مالی تصرف کی پابندی لگا دی تھی اور ان کے مال سے پورا قرض ادا کیا حتیٰ کہ ان کی کوئی چیز باقی نہ رہی۔^③

مفلس

مفلس وہ شخص ہے کہ جس پر اس قدر قرض ہو جائے کہ اس کی ملکیت کی (بنیادی ضروریات کے علاوہ) تمام چیزیں بھی دے دی جائیں تو پھر بھی قرض کی ادائیگی پوری نہ ہو، لباس اور ضروریات زندگی کے علاوہ باقی اشیاء فروخت کر کے اس کا قرض اتارا جائے، جس شخص کا مال مقروض (مفلس) کے پاس بعینہ موجود ہو تو اس کے بارے میں حدیث ہے کہ وہی اس کا زیادہ ہتھدار ہے۔^④ یعنی وہ اس سے لے لے۔ مگر جس کے پاس املاک نہ ہوں کہ فروخت کر کے قرض دیا جاسکے تو ایسے تنگ دست مقروض کو آسانی تک مہلت دی جائے۔^⑤

وصیت

دو عادل گواہوں کی موجودگی میں وصیت کی جائے۔^⑥ وراثت کی تقسیم قرض کی ادائیگی

① المائدة: ۲/۵۔ ② النساء: ۵/۴، ابن ماجہ: ۲۰۴۱۔

③ حاکم: ۴/۱۰۱، دارقطنی: ۴/۲۳۰۔ ④ بخاری: ۲۴۰۲، مسلم: ۱۵۵۹۔

⑤ البقرة: ۲/۲۸۰، مسلم: ۱۵۵۶۔ ⑥ المائدة: ۱۰۶/۵۔

اور وصیت کے بعد ہوگی۔*

وصیت کے نفاذ سے پہلے قرض کی ادائیگی ہوگی۔* (مالی معاملات میں) وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔*

زیادہ سے زیادہ ایک تہائی مال تک وصیت جائز ہے۔* وصیت کرنے والا اپنی وصیت تبدیل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔*

وصیت کرنے والے کی وفات کے بعد وصیت تبدیل کرنا جائز نہیں البتہ اگر اس نے گناہ کی طرف داری پر جہنمی وصیت کی ہو تو اسے تبدیل کرنا گناہ نہیں۔*

وقف

وقف یہ ہے کہ انسان اپنی مملوکہ چیز کو فروخت، وراثت اور ہبہ سے محفوظ کر لے اور اس کی آمدنی کسی خاص مدت کے لیے فی سبیل اللہ متعین کر دے۔ وقف نہ صرف جائز ہے بلکہ صدقہ جاریہ ہے۔*

ہبہ (ہدیہ)

کسی عاقل فخص کا اپنا مال و متاع (سواری، کپڑے، نقدی وغیرہ) کسی کو بہ طور نیکی دے دینا ہبہ کہلاتا ہے۔ اسلام میں یہ پسندیدہ عمل ہے۔*

ہبہ کرنے کے بعد واپس لینا جائز نہیں، البتہ والد ہبہ واپس لے سکتا ہے۔*

ہبہ اور ہدیہ کا بدلہ دینا مسنون ہے۔* تاہم عوض ملنے کے لیے ہبہ کرنا درست نہیں۔*

① النساء: ۱۲/۴۔ ② ترمذی: ۲۱۲۲۔

③ ایضاً: ۲۱۲۰۔ ④ بخاری: ۶۷۳۳؛ مسلم: ۱۶۲۸۔

⑤ المصنف لابن ابی شیبہ: ۶/۲۱۷۔ ⑥ البقرة: ۲/۱۸۲۔

⑦ الاحزاب: ۶/۳۳؛ مسلم: ۱۶۳۱۔

⑧ البقرة: ۲/۱۷۷؛ آل عمران: ۹۲/۳؛ بخاری: ۲۵۸۵؛ بیہقی: ۱۶۹/۶۔

⑨ بخاری: ۲۶۲۱؛ مسلم: ۱۶۲۲؛ ترمذی: ۱۲۹۹۔

⑩ بخاری: ۲۵۸۵؛ ترمذی: ۲۰۳۵۔ ⑪ الروم: ۳۹/۳۰؛ المدثر: ۶/۷۴۔

عمری

مسلمان بھائی سے یہ کہنا کہ جب تک آپ زندہ ہیں میں آپ کو اپنا مکان یا دکان کی آمدنی دیتا ہوں۔ عمری جائز ہے۔ اگر وہ شخص فوت ہو جائے تو عمری دینے والے (یا اس کے ورثا) کو وہ چیز واپس ہو جائے گی۔ *

رقبی

کسی مسلمان کا دوسرے شخص سے کہنا کہ اگر میں آپ سے پہلے فوت ہو گیا تو میرا گھریا پلاٹ آپ کا ہوگا اور اگر آپ پہلے فوت ہو گئے تو آپ کا گھر اور پلاٹ میرا ہوگا، یہ (رقبی) ممنوع ہے۔ رقبی میں میراث جاری ہوگی۔ *

وراثت

مسلمان مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ * یہ وراثت نسبی قرابت، نکاح اور ولاء سے ثابت ہوتی ہے۔ *

آزاد کردہ غلام کا کوئی وارث نہ ہو تو وراثت آزاد کروانے والے کو ملتی ہے۔ کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا، اسی طرح قاتل بھی وارث نہیں ہو سکتا، غلام بھی وارث نہیں ہوتا، زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ بھی وارث نہیں ہوتا اور اس کا باپ (بدکار) اس کا وارث ہوتا ہے، البتہ اس بچے کی ماں اس کی وارث ہوگی۔ *

لعان کرنے والے زوجین کا بچہ بھی اسی حکم میں ہوگا۔

اگر کسی موروث کا اصحاب الفروض اور عصبات میں سے کوئی بھی نہ ہو تو ذوی الارحام

میں سے ماموں وارث ہوگا۔ *

① مسلم: ۱۶۲۵۔ ② احمد: ۱۸۹/۵؛ ابوداؤد: ۳۵۵۶۔

③ النساء: ۷/۴، ۱۱؛ بخاری: ۶۷۳۲؛ مسلم: ۱۶۱۵؛ ابوداؤد: ۲۸۷۰۔

④ النساء: ۴/۱۲، ۳۳؛ بخاری: ۵۰۹۷؛ مسلم: ۱۵۰۴۔

⑤ بخاری: ۶۷۶۴، ۶۸۱۸؛ مسلم: ۱۴۵۷؛ ابوداؤد: ۴۵۸۲۔

⑥ ابوداؤد: ۲۹۰۱۔

قسم

- اللہ کے نام کی قسم اٹھانا جائز ہے۔
- یمین غموس (جھوٹی قسم) گناہ کبیرہ ہے۔
- یمین لغو (غیر ارادی قسم) کا کوئی کفارہ نہیں جبکہ ارادی قسم (قسم منعقدہ) کا کفارہ ضروری ہے۔
- ارادی قسم اٹھانے والا اگر ساتھ ان شاء اللہ کہہ دے تو وہ (کام کر لینے کی شکل میں) حائث (قسم توڑنے والا) شمار نہیں ہوگا۔
- اگر غلط کام کی قسم اٹھائی ہو تو وہ قسم توڑ دے اور کفارہ ادا کرے۔
- قسم کا کفارہ دس مسکینوں کا متوسط درجے کا کھانا ہے جو آدمی خود کھاتا ہے یا انہیں لباس مہیا کرتا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین روزے رکھے۔

نذر

- نذر یہ ہے کہ کوئی مسلمان اللہ کی اطاعت کے کسی کام کو اپنے اوپر لازم قرار دے، مثلاً یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دن کا روزہ رکھوں گا۔ البتہ مقید مالی نذر سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے۔ مثلاً اگر میں امتحان میں اچھے گریڈ میں پاس ہوا تو دس ہزار روپے مسجد میں دوں گا، یہ نذر بخیل سے مال نکلوانے کا ذریعہ ہے۔

① بخاری: ۲۶۷۹؛ مسلم: ۱۶۴۶؛ ابوداؤد: ۳۲۴۸، ۳۲۵۱؛ احمد: ۲/ ۱۲۵؛ ترمذی: ۱۵۳۵۔

② بخاری: ۲۶۶۶؛ مسلم: ۱۳۸۔ ③ المائدة: ۸۹/۵؛ بخاری: ۶۶۶۳۔

④ ترمذی: ۱۵۳۲؛ نسائی: ۳۸۸۶؛ ابن ماجہ: ۲۱۰۴۔

⑤ البقرة: ۲/ ۲۲۴؛ بخاری: ۶۶۲۲، ۱۶۵۲۔

⑥ المائدة: ۸۹/۵۔

⑦ بخاری: ۶۶۹۳؛ مسلم: ۱۶۳۹۔

نذر کو پورا کرنا چاہیے۔*

نافرمانی میں اور جس چیز کا آدمی مالک نہیں اس میں نذر نہیں ہوتی۔*

نذر کا کفارہ بھی قسم کے کفارے والا ہے۔*

ذبح، شکار اور ماکولات و مشروبات

ذبح و نحر

بھیڑ بکری اور گائے کو ذبح جبکہ اونٹ کو نحر کیا جاتا ہے، گائے کو بھی نحر کیا جاسکتا ہے۔*

ناخن اور ہڈی کے علاوہ جس چیز سے بھی جانور کا خون بہہ جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا

کیا ہو تو وہ حلال ہے، جس پر اللہ کا نام (عمداً) نہ لیا گیا ہو اس کا کھانا منع ہے۔*

اہل کتاب کا ذبیحہ (اگر وہ صحیح طریقے سے ذبح کریں تو) حلال ہے۔*

مرے ہوئے جانور کا گوشت کھانا حرام ہے۔*

شکار

ضرورت کے لیے شکار جائز ہے۔* کمان (یا گولی) کے ساتھ کیا گیا یا سدھائے

ہوئے کتے کے ذریعے کیا جانے والا شکار جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کا کھانا جائز ہے۔*

جو شکار تیر لگنے سے کہیں اوجھل ہو جائے اور تین دن سے پہلے پہلے مل جائے تو وہ حلال

ہے البتہ اگر وہ بدبودار ہو جائے تو اس کا کھانا جائز نہیں۔*

① الحج: ۲۲/۲۹۔ ② ابوداؤد: ۳۲۷۴، ۳۲۹۰؛ نسائی: ۳۸۶۹، ۳۸۸۰۔

③ ابوداؤد: ۳۲۹۰۔

④ البقرة: ۶۷/۲؛ الصافات: بخاری: ۱۷۱۳؛ مسلم: ۱۳۲۰۔

⑤ الانعام: ۱۲۱/۶؛ بخاری: ۵۵۰۳۔

⑥ المائدة: ۵/۵۔ ⑦ المائدة: ۵/۳۔

⑧ المائدة: ۵/۲۔ ⑨ المائدة: ۵/۴؛ بخاری: ۵۴۸۷۔

⑩ مسلم: ۱۹۳۱۔

شکاری جانور کے پکڑنے یا بندوق کی گولی سے شکار کا کوئی عضو الگ ہو جائے تو اس کا کھانا جائز نہیں کیونکہ ارشاد نبوی ہے: زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔^①

ماکولات و مشروبات

بنیادی طور پر یہ تمام چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن کے حرام ہونے کی دلیل موجود ہو، کیونکہ بس چیزوں کو اللہ نے ہمارے لیے پیدا کیا ہے۔^②

لوگوں کا مال ناجائز طریقے سے اور ان کی رضامندی کے بغیر لینا جائز نہیں۔^③

مردار (مچھلی اور جراد مستثنیٰ ہے)، خون (بہتا ہوا)، خنزیر کا گوشت، جسے غیر اللہ کے لیے پکارا جائے اور جو بتوں پر ذبح کیا جائے حرام ہے۔^④

گدھے (اور خچر) کا گوشت حرام ہے۔^⑤ کچلی والے درندوں (شیر، چیتا، ریچھ، بھیڑیا، کتا، گیدڑ لومڑ وغیرہ) اور پنجنوں کے ذریعے شکار کرنے والے پرندوں (شکرا، باز، عقاب، شاہین، چیل وغیرہ) کا گوشت کھانا منع ہے۔^⑥

خبیث اور نجس چیزیں حرام ہیں۔^⑦

شراب اور تمام نشہ آور چیزیں حرام ہیں۔^⑧ دو چیزوں کو ملا کر بنایا ہوا نبیذ خواہ اس میں نشہ ہو یا نہ ہو ممنوع ہے، یعنی پکی ہوئی تازہ کھجور اور جس پر کپکنے کا نشان ابھی ظاہر ہو رہا ہو، اسی طرح کشش اور تازہ کھجور کو ایک ہی برتن میں ڈال کر مشروب تیار کر لیا جائے، اس سے نبی ﷺ نے منع کیا ہے۔^⑨

① ترمذی: ۱۴۸۰؛ ابوداؤد: ۲۸۵۸۔ ② البقرة: ۲۹/۲۔

③ البقرة: ۱۸۸/۲؛ بخاری: ۲۴۳۵؛ مسلم: ۱۷۲۶۔

④ المائدة: ۳/۵۔ ⑤ بخاری: ۵۵۲۴؛ مسلم: ۱۹۴۱۔

⑥ مسلم: ۱۹۳۴۔ ⑦ الاعراف: ۱۵۷/۷۔

⑧ المائدة: ۹۰/۵؛ مسلم: ۲۰۰۳؛ ابوداؤد: ۳۶۷۴؛ ابن ماجہ: ۳۳۸۰۔

⑨ بخاری: ۵۶۰۲؛ مسلم: ۱۴۸۸۔

جان بچانے کے لیے حرام چیز کو ناچاہتے ہوئے (بقدر ضرورت) استعمال کیا جا سکتا ہے۔^①

جنایات

انسانی جان و جسم کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت زیادہ قدر و قیمت ہے، لہذا اسے تلف کرنا یا نقصان پہنچانا حرام ہے، جو شخص جان بوجھ کر کسی کو قتل کر دے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَقَدْ آذَوْا جَهَنَّمَ خُلْدًا فِيْهَا وَعَظَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَكَعْنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝﴾^②

”اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے، اس میں ہمیشہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غصے ہو گیا اور اس نے اس پر لعنت کی اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔“

قیامت کے دن سب سے پہلے (حقوق العباد میں) قتل کا فیصلہ کیا جائے گا۔^③
قتلِ عمد میں قصاص ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۖ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ ۖ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ ۖ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ ۖ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۖ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۖ﴾^④

”جان کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں میں برابر بدلہ ہے۔“

① المائدة: ۵/۳؛ الانعام: ۱۱۹/۶۔

② النساء: ۹۳/۴۔

③ بخاری: ۶۵۳۳؛ مسلم: ۱۶۷۸۔

④ المائدة: ۴۵/۵۔

اگر ایک شخص کو قتل کرنے میں زیادہ لوگ شریک ہوں تو سب سے قصاص لیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سات لوگوں نے مل کر ایک شخص کو قتل کیا تھا تو انہوں نے قصاص میں سب کو قتل کروا دیا تھا اور فرمایا کہ صنعاء (شہر) کے تمام لوگ اس کے قتل میں شریک ہوتے تو اس کے عوض سب کو قتل کر دیتا۔^①

مقتول کے ورثا کو قصاص اور دیت لینے اور معاف کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔^② قتلِ خطا میں دیت لینا یا معاف کرنا ہے (قصاص نہیں)۔^③ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جاتا۔^④ قاتل اگر مقتول کا والد، ماں، دادا یا دادی ہو تو انہیں قصاص میں قتل نہیں کیا جاتا۔^⑤

دیت

مقتول کے وارث یا زخمی شخص کو جو مال جنایت کے عوض میں دیا جائے وہ دیت ہے۔ مقتول کے ورثا یا متاثرہ شخص اگر معاف نہ کرے تو اسے دیت دی جائے۔^⑥

مقتول مسلمان کی دیت ایک سواونٹ، ایک ہزار مثقال سونا، بارہ ہزار درہم چاندی، یا دو سو گائے یا دو ہزار بھیڑ بکریاں۔ اگر قتل شبہ عمدہ ہے تو دیت مغلطہ ہوگی یعنی سواونٹوں میں چالیس حاملہ اونٹنیاں بھی ہوں گی۔^⑦

کافر کی دیت مسلمان کی دیت سے نصف ہے۔^⑧ عقل کے زائل ہونے، دونوں کانوں کے ضائع ہونے، دونوں آنکھوں کے ضائع ہونے، زبان یا ہونٹ کٹنے، ناک کٹنے سے سونگھنے کی قوت زائل ہونے، عضو مخصوص یا

① مؤطا: ۱۶۷۱؛ دارقطنی: ۲۰۲/۳۔ ② ابوداؤد: ۴۴۹۶؛ البقرة: ۱۷۸/۲۔

③ النساء: ۹۲/۴۔ ④ بخاری: ۶۹۰۳۔

⑤ ترمذی: ۱۴۰۰؛ احمد: ۴۹/۱۔ ⑥ النساء: ۹۲/۴۔

⑦ احمد: ۴۱۰/۳؛ ابوداؤد: ۴۵۴۳، ۴۵۴۴، ۴۵۴۶، ۴۵۴۷۔

⑧ ترمذی: ۱۴۱۳؛ نسائی: ۴۸۱۱۔

خصیتیں کٹنے اور پشت کی ہڈی ٹوٹنے میں پوری دیت ہے۔^①

ایک انگلی کٹنے میں دس اونٹ اور دانت ٹوٹنے کی پانچ اونٹ دیت ہے۔^②

شجاج (سر اور چہرے کے زخم) کی بھی دیت بیان ہوئی ہے، ہڈی ظاہر کرنے والے زخم میں پانچ اونٹ، ہڈی توڑنے والے زخم میں دس اونٹ، ہڈی کو اس کی جگہ سے ہٹا دینے والے زخم میں پندرہ اونٹ اور دماغ کی جھلی تک پہنچنے والے زخم میں کل دیت کا تہائی ہے۔^③

جو جراح (زخم) پیٹ کے اندرونی حصہ تک پہنچ جائے اس میں ایک تہائی دیت ہے۔^④

حدود تعزیرات

اسلام میں کئی جرائم کی سزائیں مقرر کی گئی ہیں اور بعض جرائم کی سزائیں مقرر نہیں کی گئیں۔

حد سرقہ

چوری کرنے والے کی حد یہ ہے کہ اس کا ہاتھ (کلائی سے) کاٹ دیا جائے۔^①

جو شخص چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔^②

اگر مال کا مالک چوری کا معاملہ حاکم یا عدالت میں پہنچنے سے پہلے ہی معاف کر دے تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔^③

معاملہ حاکم کے پاس پہنچ جائے تو حدود میں سفارش جائز نہیں۔^④

حد زانی

مومنوں کی ایک جماعت کی موجودگی میں (غیر شادی شدہ) زانی مرد اور عورت کو سو سو

① نسائی: ۴۸۵۷۔ ② ترمذی: ۱۳۹۱؛ نسائی: ۴۸۵۷۔

③ نسائی: ۴۸۵۷؛ مصنف عبدالرزاق: ۱۷۳۴۸۔

④ نسائی: ۴۸۵۷۔

⑤ المائدة: ۳۸/۵؛ بخاری: ۳۴۷۵؛ مسلم: ۱۶۸۸۔

⑥ مسلم: ۱۶۸۴۔ ⑦ ابو داؤد: ۴۳۹۴؛ نسائی: ۴۸۸۷۔

⑧ بخاری: ۳۴۷۵۔

کوڑے مارے جائیں۔^۱ البتہ شادی شدہ زانی مرد و عورت کی سزا رجم ہے۔^۲
چار عینی شاہدین واضح گواہی دیں تو حد جاری کی جاتی ہے۔^۳ عمل قوم لوط حد میں
شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کا فرق نہیں، اس میں فریقین کو قتل کیا جاتا ہے۔^۴

حد زانیہ

زنا کی جھوٹی تہمت لگانے والے کو (اگر وہ ثابت نہ کر سکے) آتش کوڑے لگانے کا
حکم ہے۔^۵
حد زانیہ

شراب حرام ہے۔^۶ شراب پینے والے کو چالیس یا اسی کوڑے لگائے جائیں۔^۷

حد محارب

مسلمانوں کا کوئی گروہ قوت حاصل کر کے لوگوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے، راستے
مسدود کرے اور ان کے اموال پر قبضہ کرے تو وہ اہل محارب ہے۔ محاربین کی سزا قرآن
نے یوں بیان کی ہے:

﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ
يُقْتَلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ
الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ جِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝﴾^۸
”ان لوگوں کی جزا جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں
فساد کی کوشش کرتے ہیں، یہی ہے کہ انھیں بری طرح قتل کیا جائے، یا انھیں

① النور: ۲/۲۴۔

② ابوداؤد: ۴۴۲۸، ۴۴۴۲، ۴۴۴۶؛ ابن ماجہ: ۲۵۵۳؛ حاکم: ۳۵۹/۴۔

③ النساء: ۱۵/۴؛ النور: ۱۳/۲۴۔ ④ ابوداؤد: ۴۴۶۲؛ ترمذی: ۱۴۵۶۔

⑤ النور: ۴/۲۴، ۵؛ ابوداؤد: ۴۴۷۴؛ ترمذی: ۳۱۷۱۔

⑥ المائدة: ۹۰، ۹۱۔ ⑦ بخاری: ۶۷۷۹؛ مسلم: ۱۷۰۷۔

⑧ المائدة: ۳۳/۵۔

بری طرح سولی دی جائے، یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف سمتوں سے بری طرح کاٹے جائیں، یا انھیں اس سر زمین سے نکال دیا جائے۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔“^①

اگر گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لیں تو اللہ کا حق ساقط ہو جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَفُوٌّ ذَهِيمٌ ۝﴾^②

”مگر جو لوگ اس سے پہلے توبہ کر لیں کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔“

باغیوں کے احکام

طاقت و قوت کی مالک وہ جماعت جو کسی معقول تاویل و توجیہ کی بنیاد پر خلیفہ کی اطاعت سے نکل جائے، مثلاً ان کے مطابق حکمران وقت کافر یا ظالم ہے لہذا وہ اس کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیں۔

بغاوت کرنے والوں کو سمجھانا چاہیے، اگر وہ خروج ترک نہ کریں تو سب مسلمان مل کر ان کے خلاف لڑیں۔ اگر وہ سرنڈر کر دیں تو ان سے قصاص نہیں لیا جائے گا، اور نہ ان سے کوئی اور مطالبہ ہوگا، البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ حق کی طرف رجوع کریں۔^③

حد ارتداد

جو مسلمان اسلام چھوڑ دے اس کی سزا قتل ہے۔^④ مرتد کو تین دن تک سمجھایا جائے اگر دوبارہ اسلام قبول کر لے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔

① نیز دیکھیے: بخاری: ۶۸۰۲؛ مسلم: ۱۶۷۱۔

② المائدة: ۳۴/۵۔

③ دیکھیے: الحجرات: ۹/۴۹۔

④ بخاری: ۳۰۱۷، ۶۸۷۸؛ مسلم: ۱۶۷۶۔

جادوگر

جادوگر کے اقوال و افعال میں کفریہ امور پائے جائیں تو اسے قتل کر دیا جائے۔^①
جادو سیکھنا کفر اور آخرت میں محرومی کا باعث ہے۔^②

تعزیرات

جس نافرمانی کی سزا شریعت میں متعین نہیں اور نہ اس میں کفارہ ہے، اس میں تعزیری سزا مار پیٹ، طعن و تشنیع، بایکاٹ یا جلا وطنی وغیرہ ہوتی ہے۔ تعزیر میں اگر مارنے کی سزا ہو تو دس کوڑوں سے زیادہ نہ ہو۔^③ سرزنش، بددعا، معاشرتی مقاطعہ، ایک دن رات کی قید، دگنا جرمانہ وغیرہ تعزیری سزائیں ہیں۔^④

قضا اور شہادت

قضا

قضا ایک عظیم مگر نازک منصب ہے، ارشاد نبوی ہے: جسے لوگوں کے درمیان قاضی بنا دیا گیا، وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔^⑤ قاضی زیادہ غصے کی حالت میں فیصلہ کرے۔^⑥
گواہوں کے بغیر فیصلہ نہ کیا جائے، مدعا علیہ پر قسم ہے۔^⑦
مدعا علیہ کے اعتراف سے بھی فیصلہ ہو جاتا ہے۔^⑧ قاضی فیصلے میں رشوت قبول نہ کرے۔^⑨

① ترمذی: ۱۴۶۰۔ ② البقرة: ۱۰۲۔

③ بخاری: ۶۸۴۸؛ مسلم: ۱۷۰۸۔

④ بخاری: ۳۰، ۴۳۲۴، ۴۶۷۷؛ مسلم: ۴۶۸، ۱۶۶۱، ۲۱۸۰؛ ابوداؤد: ۳۶۳۰، ۴۳۹۰، ۴۹۲۹؛ ترمذی: ۱۳۲۱، ۱۴۱۷۔

⑤ ابوداؤد: ۳۵۷۲؛ ترمذی: ۱۳۲۵۔ ⑥ بخاری: ۷۱۵۸؛ مسلم: ۱۷۱۷۔

⑦ بخاری: ۲۵۱۴؛ مسلم: ۱۳۸، ۱۷۱۱، ۱۷۱۱۔

⑧ بخاری: ۶۸۲۷، ۶۸۲۸؛ مسلم: ۱۶۹۷۔

⑨ احمد: ۲/۲۱۲؛ ابوداؤد: ۳۵۸۰؛ ترمذی: ۱۳۳۶، ۱۳۳۷۔

گواہی

کسی نے جو خود دیکھا اور خود سنا ہو اسے قاضی کے سامنے پیش کرنا چاہیے، گواہی چھپانا گناہ ہے۔^①

خائن، بدکردر، بے گناہوں پر تہمت لگانے والے، عداوت رکھنے والے اور گھر کے نوکر کی گواہی قابل قبول نہیں۔^②

زنا کے کیس میں چار مرد گواہ، دیگر امور میں دو عادل گواہ جبکہ اموال کے دعوؤں میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی معتبر ہے۔^③

احکام میں ایک گواہ اور ایک قسم کافی ہے۔^④ حمل و ماہواری میں دو عورتوں اور رضاعت میں ایک عورت کی گواہی تسلیم کی جاتی ہے۔

اقرار

عاقل بالغ شخص جو مجبور نہ کیا گیا ہو اس کا اقرار و اعتراف تسلیم کیا جاتا ہے۔^⑤

غلاموں کے احکام

اسلام نے اگرچہ غلامی کو ختم نہیں کیا تاہم غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا، مختلف گناہوں کے کفارے بھی اس کی دلیل ہیں، نیز آزادی دلانے کے عمومی احکام اور ترغیب بھی ہے۔^⑥
جس لونڈی کی اولاد ہو جائے تو وہ (ام ولد) مالک کی وفات پر آزاد ہوگی۔^⑦

ولاء

(وراثت) ولاء اس کے لیے ہے جس نے غلام کو آزاد کیا۔^⑧

① البقرة: ۲/۲۸۲، ۲۸۳؛ بیہقی: ۱۰۹۷۴۔

② النور: ۲۴/۵، ابوداؤد: ۳۶۰۰، ۲۶۰۱۔

③ البقرة: ۲/۲۸۲؛ النساء: ۴/۱۵؛ المائدة: ۵/۱۰۶؛ الطلاق: ۲/۶۵۔

④ مسلم: ۱۷۱۲۔ بخاری: ۶۸۲۷؛ مسلم: ۱۶۹۷۔

⑤ النور: ۲۴/۳۳؛ البلد: ۹۰/۱۳؛ بخاری: ۲۱۴۱، ۶۷۱۵؛ مسلم: ۹۹۷، ۱۵۰۹۔

⑥ ابن ماجہ: ۲۵۱۵، ۲۵۱۶۔ بخاری: ۲۱۵۶؛ مسلم: ۱۵۰۴۔

نکاح و طلاق اور متعلقہ امور

نکاح

نکاح کی شریعت میں ترغیب دی گئی ہے۔ * نکاح کے لیے ولی (سرپرست)، دو عادل گواہ، حق مہر اور رضامندی کا ہونا ضروری ہے۔ *

اگر نکاح بعد اور ازدواجی تعلق سے پہلے طلاق دے دی گئی ہو تو مقررہ مہر کا آدھا ادا کرنا ہوتا ہے۔ *

نبی کریم ﷺ نکاح کا خطبہ بھی پڑھتے۔ * نکاح کے بعد ولیمہ مسنون ہے، یہ دعوت قبول کرنی چاہیے۔ *

شوال کا مہینہ شادی کے لیے پسندیدہ ہے۔ *

میاں بیوی کو شادی کی مبارک باد دیں، رسول اللہ ﷺ ان الفاظ سے مبارک باد دیتے:

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيْكَ وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ *

”اللہ آپ کو برکت دیں، آپ پر برکت کریں اور آپ دونوں کو (اپنی) خیر میں اکٹھا کریں۔“

بعض نکاح اور رشتے حرام ہیں۔ *

① النساء: ۳/۴؛ النور: ۳۲/۲۴؛ بخاری: ۵۰۶۵؛ مسلم: ۱۴۰۰؛ ابوداؤد: ۲۰۵۰۔

② النساء: ۴/۴؛ الطلاق: ۲/۶۵؛ مسلم: ۱۴۲۱؛ دارقطنی: ۲۲۱/۳۔

③ البقرة: ۲۳۷/۲۔ ④ ابوداؤد: ۲۱۱۸۔

⑤ بخاری: ۵۰۷۲؛ مسلم: ۱۴۲۷، ۱۴۲۹۔

⑥ مسلم: ۱۴۲۳۔

⑦ ابوداؤد: ۲۱۳۰؛ ترمذی: ۱۰۹۱۔ لیکن کو یہ وعادینے کے لیے لَک اور عَلَیْک کو لَک اور عَلَیْک پڑھ سکتے ہیں۔

⑧ البقرة: ۲۲۱/۲، ۲۳۰، ۲۳۵؛ النساء: ۲۲/۴، ۲۴؛ النور: ۲۴/۲؛ الممتحنة:

۱۰/۶۰؛ بخاری: ۵۱۱۲، ۵۱۱۵؛ مسلم: ۱۴۰۷، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶؛ ابوداؤد: ۲۰۸۵۔

طلاق

خاوند کو طلاق دینے کا حق ہے۔^① خاوند اگر بیوی کو اپنے ساتھ رہنے اور نہ رہنے کا اختیار دے دے اور بیوی علیحدگی کو اختیار کر لے تو مطلقہ ہو جائے گی۔^②

خلع

عورت مرد کا دیا ہوا حق مہر وغیرہ واپس کر کے طلاق لے سکتی ہے۔^③

ایلاء

عورت کی تادیب کے لیے چار ماہ (قمری) تک ایلاء جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يَزِنُ يُوْلُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاءَوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾^④

”ان لوگوں کے لیے جو اپنی عورتوں سے قسم کھا لیتے ہیں، چار مہینے انتظار کرنا ہے، پھر اگر وہ رجوع کر لیں تو بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور اگر طلاق کا پختہ ارادہ کر لیں تو بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔“

ظہار

بیوی سے کہنا کہ آپ میری ماں کی پشت کی طرح ہیں، ظہار ہے، یہ حرام ہے۔ ازدواجی تعلقات قائم کرنے سے قبل ظہار کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔ ظہار کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے، غلام نہ ہو دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے جائیں، اس کی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔^⑤

① البقرة: ۲۲۹/۲؛ الطلاق: ۶۵/۱۔ ② دیکھئے: الاحزاب: ۳۳/۲۸۔

③ البقرة: ۲۲۹/۲؛ بخاری: ۵۲۷۳۔ ④ البقرة: ۲۲۶-۲۲۷/۲۔

⑤ المجادلة: ۵۸/۲-۴۔

لعان

لعان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَيَذَرُوا عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝﴾^①

”اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس کوئی گواہ نہ ہوں مگر وہ خود ہی تو ان میں سے ہر ایک کی شہادت اللہ کی قسم کے ساتھ چار شہادتیں ہیں کہ بلاشبہ یقیناً وہ سچوں سے ہے۔ اور پانچویں یہ کہ بے شک اس پر اللہ کی لعنت ہو، اگر وہ جھوٹوں سے ہو۔ اور اس (عورت) سے سزا کو یہ بات ہٹائے گی کہ وہ اللہ کی قسم کے ساتھ چار شہادتیں دے کہ بلاشبہ یقیناً وہ (مرد) جھوٹوں سے ہے۔ اور پانچویں یہ کہ بے شک اس (عورت) پر اللہ کا غضب ہو، اگر وہ (مرد) سچوں سے ہو۔“

عومیر غلانی اور ان کی بیوی کے درمیان، اسی طرح ہلال بن امیہ اور ان کی بیوی کے درمیان لعان ہوا تھا۔^②

زوجیت میں لعان سے علیحدگی ہو تو زوجین دوبارہ نکاح نہیں کر سکتے۔^③

عدت

خاوند سے علیحدگی کی وجہ سے عورت عدت گزارتی ہے، عدت کی کئی اقسام ہیں: جن عورتوں کو ایام ماہواری آتے ہوں ان کی عدت تین ایام ماہواری ہے۔^④

② بخاری: ۵۳۰۷، ۵۳۰۸۔

① النور: ۶/۲۴۔

③ بخاری: ۵۳۱۲؛ ابوداؤد: ۲۲۵۰۔ ④ البقرة: ۲۲۸/۲۔

جن عورتوں کو ایام ماہواری نہیں آتے ان کی عدت تین ماہ ہے۔^① حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔^② جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن (قمری) ہے۔^③

سوگ

جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ دوران عدت سوگ کرے، وہ خوبصورت لباس نہ پہنے، مہندی اور سرمہ نہ لگائے، خوشبو نہ لگائے اور نہ زیورات پہنے، نیز اپنے اس گھر میں رہے جس میں اسے خاوند کی موت کی خبر ملی۔^④

حضانت

چھوٹے بچے کو اپنے پاس رکھنا، اس کی تربیت اور نگہداشت کرنا حضانت ہے۔ ماں جب تک نکاح نہیں کرتی تو اس کا حق تربیت مقدم ہے۔^⑤ بچے کو دودھ پلانے والی دودھ پلانے اور تربیت کرنے کی اجرت لے سکتی ہے۔ جو کہ والد کے مالی حالات کے مطابق ہوگی۔^⑥



② الطلاق: ۴/۶۵۔

① الطلاق: ۴/۶۵۔

③ البقرة: ۲/۲۳۴۔

⑤ بخاری: ۱۲۸۰، ۵۳۴۱؛ مسلم: ۱۴۸۶؛ ترمذی: ۱۲۰۴۔

⑥ احمد: ۱۸۲/۲؛ ابوداؤد: ۲۲۷۶۔

④ الطلاق: ۷، ۶/۶۵۔

اخلاقیات

اسلام میں اچھے اخلاق کی بہت اہمیت ہے، نبی کریم ﷺ نبی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلند اخلاق والے تھے۔^①

اچھے اخلاق

اچھے اخلاق کو اپنانے کا حکم ہے۔

صبر

اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے کا حکم دیا ہے، صبر کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے، صبر کرنے والوں کے بغیر حساب اجر دیا جائے گا، نیک لوگ صبر کرتے ہیں۔^②

توکل

اسلام میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم ہے اور اس کی برکات بھی بیان کی گئی ہیں، توکل سے اللہ کی مدد اور رزق ملتا ہے۔^③ اور ایمان کا تقاضا ہے: ﴿وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنَّ كُنْتُمْ مَوْمِنِينَ﴾^④ ”اور اللہ پر ہی بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو۔“

ایثار

مومن اپنے بھائیوں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔^⑤

① حم السجدة: ٤١ / ٣٤، القلم: ٦٨ / ٤، بخاری: ٣٧٥٩، مسلم: ٢٥٥٣، ابوداؤد: ٤٦٨٢۔

② البقرة: ٢ / ٤٥، آل عمران: ٢ / ٢٠٠، ابراہیم: ١٤ / ١٢، السجدة: ٢٤ / ٣٢، الزمر: ١٠، بخاری: ٣١١٠، ٣٤٧٧، مسلم: ١٧٩٢۔

③ آل عمران: ٣ / ١٥٩، المائدة: ٥ / ٢٣، ابراہیم: ١٤ / ١١، الفرقان: ٢٥ / ٥٨، بخاری: ٣٦٥٢، ٣٦٥٣، ٥٧٠٥، مسلم: ٢٣٨١، ترمذی: ٢٣٤٤۔^④ المائدة: ٥ / ٢٣۔

⑤ الحشر: ٥٩ / ٩، بخاری: ٤٨٨٩، مسلم: ٢٠٥٤۔

عدل

اللہ تعالیٰ نے عدل کرنے کا حکم دیا ہے، ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کی محبت کرتا ہے۔^①

اعتدال

اللہ تعالیٰ کے بندوں کا طریقہ ہے کہ وہ میانہ روی سے کام لیتے ہیں۔^②

شفقت و رحمت

اللہ کی مخلوقات پر ترس کھانا اور ایک دوسرے پر رحم کرنے کی تلقین کرنا، اہل ایمان کا

طریقہ ہے۔^③

شرم و حیا

شرم و حیا ایمان کا حصہ اور باعثِ خیر ہے۔^④

احسان و بھلائی

اللہ تعالیٰ نے احسان و بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے، ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت

کرتے ہیں۔^⑤

سچائی

اسلام میں سچ بولنے کا حکم ہے، سچ کی فضیلت اور سچے لوگوں کی عظمت بھی بیان کی

گئی ہے۔^⑥

جبکہ جھوٹ بولنا منافق کی علامت ہے۔^⑦

① النساء: ۵۸/۴؛ الانعام: ۱۵۲/۶؛ النحل: ۹۰/۱۶؛ الحجرات: ۹/۴۹؛ بخاری:

۶۶۰؛ مسلم: ۱۸۲۷۔ ② الفرقان: ۶۷/۲۵۔

③ البلد: ۹۰/۱۷، ۱۸؛ بخاری: ۱۳۰۳، ۶۰۱۱، ۷۴۴۸؛ مسلم: ۲۳۱۸؛ ترمذی:

۱۹۲۴۔ ④ بخاری: ۶۱۱۷؛ مسلم: ۳۷، ۳۵۔

⑤ البقرة: ۸۳/۲، ۱۰۵؛ النساء: ۴۶/۴؛ النحل: ۹۰/۱۶؛ بخاری: ۳۴۷۷، ۵۰۔

⑥ التوبة: ۱۱۹/۹؛ الاحزاب: ۲۳، ۳۵؛ الزمر: ۳۳/۳۹؛ مسلم: ۲۶۰۷۔

⑦ بخاری: ۳۳؛ مسلم: ۵۹۔

سخاوت

سخاوت مومن کی صفت اور کامیابی کا زینہ ہے، راہ ہدایت بھی اسی کے ذریعے آسان ہوتی ہے، سخی لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔^①

عاجزی و انکساری

نبی ﷺ اور اہل ایمان عاجزی اختیار کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ بلند کرتے ہیں اور عزت دیتے ہیں۔^②

برے اخلاق

برے اخلاق سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ظلم

ظلم حرام ہے، ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہوگا، ظالم اللہ کے عذاب کا شکار ہوں گے۔^③

مظلوم کی بددعا قبول ہو جاتی ہے۔^④

حسد

حسد بری عادت ہے، (ایک طرح سے اللہ تعالیٰ پر اعتراض ہے) نبی ﷺ کو حاسد کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا۔^⑤

① الحشر: ۵۹/۹؛ المعارج: ۷۰/۱۹، ۲۵؛ الیل: ۹۲/۵، ۱۱؛ شعب الایمان:

۱۰۸۴۰۔

② المائدة: ۵/۵۴؛ الشعراء: ۲۷/۲۱۵؛ القصص: ۲۸/۸۳؛ مسلم: ۲۵۸۸۔

③ البقرة: ۲/۲۷۹؛ الفرقان: ۲۵/۱۹؛ بخاری: ۴۶۸۶؛ مسلم: ۱۶۱۲۔

④ بخاری: ۱۴۹۶؛ مسلم: ۱۹۔

⑤ البقرة: ۲/۱۰۹؛ النساء: ۴/۵۴؛ الزخرف: ۴۳/۳۲؛ الفلق: ۱۱۳/۵۔

دھوکا بازی

دھوکے باز قابلِ نفرت شخص ہے، وہ مکافاتِ عمل کا شکار ہو جاتا ہے، اس میں نفاق پایا

جاتا ہے۔^①

ریاکاری

ریاکاری اعمال کی بربادی کا باعث ہے، یہ شرکِ اصغر ہے۔^②

خود پسندی اور غرور

غرور اور خود پسندی کی وجہ سے انسان خود اپنا نقصان کر لیتا ہے، اس سے بچنے کا حکم

ہے، ابلیس خود پسندی اور غرور کی وجہ سے مردود ہوا۔^③

سستی اور کاہلی

سستی اور کاہلی سے اللہ کے نبی ﷺ پناہ مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدِّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔^④

”اللہ! میں فکر اور غم سے، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخل سے اور قرض

چڑھ جانے سے اور لوگوں کے غلبے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

اس کے برعکس منافقین سستی و کاہلی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔^⑤

مومن کو نبی کریم ﷺ کا یہ حکم ہے: مفید کاموں کی حرص کر، اللہ سے مدد طلب کر اور

بے بسی کا مظاہرہ نہ کر۔^⑥

① فاطر: ۳۵/۴۳؛ بخاری: ۳۴؛ مسلم: ۵۸، ۱۰۲؛ ابوداؤد: ۵۱۷۰۔

② الماعون: ۱۰۷/۴، ۷؛ بخاری: ۶۴۹۹؛ مسلم: ۲۹۸۶۔

③ التوبة: ۲۵/۹؛ ص: ۷۶/۳۸؛ حم السجدة: ۱۵/۴۱۔

④ بخاری: ۶۳۶۹؛ نسائی: ۵۴۵۱؛ ابوداؤد: ۱۵۴۱۔

⑤ النساء: ۱۴۲/۴۔

⑥ مسلم: ۲۶۶۴۔

جب کہ خالق کائنات کا حکم ہے:

﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّتْ عَرَضُهَا السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ ۚ
أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ •

”اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دوڑو اپنے رب کی جانب سے بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین (کے برابر) ہے، ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔“

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّتْ عَرَضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ ۚ﴾ •

”اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی کی طرح ہے۔“



www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تالیفات

- ۱: فتاویٰ افکار اسلامی، ۳۱۳ سوالات کے جوابات
- ۲: تفسیر معارف البیان، سورۃ الفاتحہ اور البقرۃ (۵۰ آیات)
- ۳: مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن، علم و انسانیت کی نوبت (HEC سے منظور شدہ)
- ۴: شوقِ عمل، ارکانِ اسلام پر عمل کی ترغیب
- ۵: سیاحتِ امت المعروف بہ شوقِ جہاد
- ۶: سجدۂ تلاوت کے احکام اور آیاتِ سجدہ کا پیغام
- ۷: لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور جدید عربی بول چال مع قصص التنبیہ (عربی، اردو، عمری)
- ۸: التأثير الاسلامی فی شعر الطاف حسین حالی (ویلیہ رسائل حالی العربیۃ) (HEC سے منظور شدہ)
- ۹: علوم اسلامیہ (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی/شہباز حسن)
- ۱۰: اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی/شہباز حسن)
- ۱۱: پریشانیوں اور مشکلات کا حل (شہباز حسن/حافظ حمزہ کاشف) (مکتبہ نبیم انڈیا سے بھی شائع ہوئی ہے)
- ۱۲: جنت کا منظر معہ جنت میں داخلے کا سبب بننے والے اعمال (شہباز حسن/حافظ حمزہ کاشف)
- ۱۳: دوزخ کا منظر معہ جہنم میں داخلے کا سبب بننے والے اعمال (شہباز حسن/حافظ حمزہ کاشف)
- ۱۴: نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشترک اوصاف، مشترک انعامات
- ۱۵: اسلام کا تجارتی ضابطہ اخلاق
- ۱۶: تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (Ph.D علوم اسلامیہ کا مقالہ)
- ۱۷: اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات اور اعمال و آداب
- ۱۸: مقام قرآن (میاں انوار اللہ/شہباز حسن)
- ۱۹: انسان اور قرآن (میاں انوار اللہ/شہباز حسن) (زیر طبع)
- ۲۰: قرآنی اور مسنون اذکار و دعائیں ۲۱: سنہری دعائیں اور اہم اذکار
- ۲۲: مساجد کی آباد کاری
- ۲۳: میرے محسن میرے مربی حافظ عبدالرشید اعظم شہید رضی اللہ عنہ
- ۲۴: نبی کریم ﷺ کی نسبتی بہنیں اور ان کے شوہر ۲۵: اسلام ایک نظر میں

اردو تراجم اور تعلیقات

- ۱: صداقت نبوت محمدی (دلائل النبوة از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کا ترجمہ و تعلیق)
- ۲: بدعات کا انسائیکلو پیڈیا (قاموس البدع علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحریروں کے مجموعے کا ترجمہ و استدراک)
- ۳: غسل، وضو اور نماز کا طریقہ جمع دعائیں (الوضوء والغسل والصلاة لتعليمین کا ترجمہ و تعلیق)
- ۴: بیماریوں کا علاج، دعاء، دم اور غذا کے ذریعے (الدعاء، ولبیه العلاج بالرقی من الكتاب والسنة از ابن وهف لحطانی)
- ۵: جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالها و احوال اهلها لابی سالم النذیر)
- ۶: خوش نصیبی کی راہیں (طریق الھجرین و باب السعادتین لابن القیم الجوزیہ کا ترجمہ اور تخصیص و تعلیق)
- ۷: جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنة لمحمد بن صالح الخورش)
- ۸: فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الافتراق۔ اسبابها و علاجها)
- ۹: اصول الکفرنی (مکتبہ امداد اللہ مہاجر کی، دیوبند انڈیا سے بھی شائع ہو گئی ہے)
- ۱۰: دنیا و دھلتی چھاؤں (الدنیاطل زائل) (زیر طبع)
- ۱۱: صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ کا منہج (عادات الامام بخاری فی صحیحہ از شیخ عبدالحق ہاشمی رحمہ اللہ)
- ۱۲: نجات یافتہ لوگوں کا عقیدہ (از شیخ عبدالحق ہاشمی رحمہ اللہ)
- ۱۳: آسان شرح عقیدہ طحاویہ (الشرح المیسر از ڈاکٹر محمد بن عبد الرحمن الخلیس)
- ۱۴: زبدة التفسیر من تفسیر فتح القدير للشوکانی (تفسیر جزء اول، دوم، سوم)

نظر ثانی شدہ کتب

- ۱- اردو ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد ارشد کمال
- ۲- صحیح ابن خزمہ (ترجمہ و شرح)
- ۳- مشکوٰۃ المصابیح (ترجمہ)
- ۴- حدیث اور خدام حدیث از میاں انوار اللہ

- ۵۔ الاسماء الحسنیٰ از میاں انوار اللہ
 - ۶۔ المسند فی عذاب القبر از مولانا محمد ارشد کمال
 - ۷۔ عذاب قبر، قرآن کی روشنی میں از مولانا ارشد کمال
 - ۸۔ ذکر اللہ کے فوائد از پروفیسر عنایت اللہ مدنی
 - ۹۔ حقانیت اسلام، از پروفیسر محمد انس
 - ۱۰۔ تقلید کی شرعی حیثیت (تخریج و تحقیق شدہ) از جلال الدین قاسمی (یہ ڈھاکہ (بکھر دیش) سے بنگالی زبان میں شائع ہو چکی ہے۔)
 - ۱۱۔ منکرین حدیث کی مغالطہ انگیزیوں کے علمی جوابات (تخریج و تحقیق اور اضافہ شدہ) از جلال الدین قاسمی (یہ مکتبہ نبیم (انڈیا) سے بھی شائع ہو چکی ہے)
 - ۱۲۔ گناہوں کی معافی کے دس اسباب (تخریج و تحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی (یہ مکتبہ نبیم (انڈیا) سے بھی شائع ہو چکی ہے)
 - ۱۳۔ اللہ تعالیٰ کی دس تاکیدی نصیحتیں (تخریج و تحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی (یہ مکتبہ نبیم (انڈیا) سے بھی شائع ہو چکی ہے)
 - ۱۴۔ سورۃ الاخلاص کا پیغام توحید (تخریج و تحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی (یہ مکتبہ نبیم (انڈیا) سے بھی شائع ہو چکی ہے)
 - ۱۵۔ آیت الکرسی اور عظمت الہی (تخریج و تحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی (یہ مکتبہ نبیم (انڈیا) سے بھی شائع ہو چکی ہے)
 - ۱۶۔ دعوت قرآن و حدیث (تخریج و تحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی
 - ۱۷۔ توبہ کا دروازہ (میاں انوار اللہ)
 - ۱۸۔ اسلامی عقائد۔ دو مسلمانوں کا مکالمہ
 - ۱۹۔ تفسیر النساء
 - ۲۰۔ نبی کریم ﷺ کے خواب، حکمتیں اور اُن سے ماخوذ احکام و مسائل (از مولانا محمد ابراہیم)
 - ۲۱۔ لفظ عشق کے استعمال کی شرعی حیثیت (الشیخ عبداللہ ناصر رحمائی رحمہ اللہ)
 - ۲۲۔ احکام شریعت میں حدیث و سنت کا مقام (از حافظ عبدالرشید اطہر شہید رحمہ اللہ)
 - ۲۳۔ دین کے دو نشان۔ قرآن اور صاحب قرآن (از حافظ عبدالرشید اطہر شہید رحمہ اللہ)
 - ۲۴۔ اسلامی نظام معاشرت کی بنیادی اکائیاں (از حافظ عبدالرشید اطہر شہید رحمہ اللہ)
 - ۲۵۔ جہاد اور عصر حاضر کی جہادی تحریکیں (از حافظ عبدالرشید اطہر شہید رحمہ اللہ)
- محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



جہالت کے خلاف جنگ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سنگ

ہمارا عزم

قرآن و سنت کے نور کو عام کرنا اور اسے گھر گھر پہنچانا
عوام الناس کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنا
معاشرے میں پھیلے اندھیروں کو دُور کرنا

لوگوں کو لاعلمی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر اسلامی علم کے نور سے منور کرنا
آئیے آپ بھی جہالت کے خلاف اس جنگ میں ہمارے سنگ سنگ چلیں
خود پڑھیں، دوستوں اور عزیز واقارب کو گفت کریں۔

نوٹ: اگر کوئی صاحب اپنے کسی فوت شدہ کے لیے صدقہ جاریہ کے طور پر اس کتاب کو چھپوا کر
تقسیم کرنا چاہتا ہو تو اس فون نمبر پر رابطہ کرے: 03218401029

شعبہ نشر و اشاعت، مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ